

275

دُن
275

بلهٗ تَعْلِمَتْ

بَرَّ سَادَة

شِحْ فَرِيدُ الدِّين عَظَارَ

حاشیہ قاضی سجادین صاحب

ناشر

مکتبہ شرکت علمیہ بیرون بوئرگٹ
لستان

60891

حَسْبُنَا اللَّهُ وَنِعْمَ الْوَكِيلُ

پیش لفظ

شیخ فرید الدین عطاء بھی مشرق کے ان علماء میں سے ہیں جن کا شہر و مشرق سے گزر کر غرب تک پہنچا اور جن کے پند و فصائیح سے مشرقي قوموں نے ہی نہیں بلکہ بیان خوب کے پسندے والوں نے بھی فائدہ حاصل کیا۔ شیخ کو حضرت حق نے ایسی جاوید نہذگی عنایت فرماں جو وقت گزر نے کے ساتھ ساختہ اور زیادہ زیادہ رہش ہوتی جاتی ہے اُن کا تعامل دنیا میں محسن ایک ادیب اور شاعر کی حیثیت سے ہی نہیں ہے بلکہ وہ علم تصوف اور علم اخلاق کے ایسے نامور ائمہ اور محدثین کے جن کے زیریں اقوال پر آج تک دنیا سرد صحن رہی ہے اور انسان اسلام مصطفیٰ رہے گی۔

فرید الدین لقب ہے ابو حامد اور ابو طالب کہیت ہے پورا نام محمد بن ابو بکر ابراہیم بن اسحاق ہے چون کہ آبائی پیشہ عطاء می تھا اس لئے عطا اور فرید مخلص کے طور پر لکھتے تھے۔ ۱۲۵ھ میں گذکن نامی قصبه میں پیدا ہوئے جو نیشاپور کے علاقہ میں واقع ہے۔ ان کے والد ابو بکر ابراہیم چونکہ مشہور عطاء تھے شیخ نے ابتدائی عمر میں اسی عطاء کی دوکان پر کام کیا اسی دوران میں طب بھی پڑھی اور سمجھیت ایک طبیب خدمت خلق کرنے لگے فن طب شیخ نے کس سے حاصل کیا یہ کچھ زیادہ واضح نہیں ہے۔ بہر حال شیخ کا بہت بڑا مطلب تھا اور اس میں کوئی سو مریض یوں بیہدہ دیکھتے تھے۔ اپنے اس شغل کے دوران بھی شیخ تھوڑت اور تھانیت کی طرف متوجہ رہے۔ پھر شیخ کی نہذگی میں ایک سورہ آیا اور اپنا سب کچھ خیرات کر کے شیخ سیاحی کے لئے بھل کھڑے ہوئے۔ اس کا اصل سبب کیا تھا؟ موظین اور ناقدین صحیح تسلیم کریں یا نہ کریں لیکن شیخ جاتی نے لکھا ہے۔

ایک روز شیخ عطاء اپنی دوکان کے کاروبار میں سنبھال کر تھے دوکان کا مال سنبھال رہے تھے اور روپے کی اُن پیغمبر میں صروف تھے اچانک ایک فقیر آیا اور اُس نے "خدا کے نام پر کچھ دو" کا فرہ لگایا۔ شیخ اپنے کام میں سنبھال تھے فقیر کی صد اپکان نہ دھرا۔ اس فقیر نے گزر کر کرہا کہ دنیا میں اس قدر انہماں کے تو آخر کیسے مریجھا شیخ عطاء نے غصہ میں جواب دیا جس طرح تو مریجھا۔ اُس نے کہا میں اس طرح مریوں ہماں کا، لیٹ کر کا سرگداں کو سرمائے رکھا۔ کبھی اور زمیں اور الا اللہ کا ایک فرہ لگایا، دیکھا گیا کہ وہ فقیر جاں بحق ہو جکا ہے اور اس دار فالی سے کوچ کر گیا ہے۔ شیخ عطاء پر اس داقعہ کا گھر اثر پڑا۔ فرما ہی تمام دوکان کو خیرات کر ڈالا اور تارک اللہ نیا ہو کر خل پڑے۔

شیخ جامی نے عطار کو شیخ مجدد بن بوزادہ خوارزمی کے مریدوں میں شمار کیا ہے۔ شیخ محمد الدین شیخ
محمد الدین کی تحریر کے مشہور خلیفہ ہیں۔

علوم مہنگا ہے کہ شیخ نے ابتدائی سلوک شیخ قطب عالم حیدر سے حاصل کیا ہے اور اسی دور میں "حیدری نامہ"
تصنیف کیا ہے۔ شیخ جلال الدین رومی جن کو مولانا نامے روم بھی کہا جاتا ہے اپنے پچھن میں شیخ عطار کی خدمت
میں حاضر ہوتے ہیں اور اسی وقت شیخ عطار نے اپنا سالہ "اسرار نامہ" ان کو دیا ہے۔

شیخ عطا کی ایک نایاب خصوصیت یہ ہے کہ انھوں نے نہ گل گئے ہر دور میں تالیف و تصنیف کو اپنا شیوه بنائے رکھا چنانچہ
مشہور ہے کہ مشنیوں کے علاوہ شیخ نے تقریباً جمال میں ہزار اشعار کہے ہیں اور شیخ کی جملہ تصانیف ۱۱۲ ہیں۔

اسرار نامہ، الحی نامہ، مصیبت نامہ، جواہر الذات، صیست نامہ، بلبل نامہ، حیدر نامہ، شتر نامہ، محنت نامہ، شاہنہ
منطق الطیبر، شیخ عطار کی مشہور کتابیں ہیں۔ بعض کتابیں شیخ کی طرف اور بھی منسوب کی جھی ہیں لیکن ان کے طرز بیان
کی وجہ سے محققین کا خیال ہے کہ یہ کتابیں ملطاطور پر شیخ عطار کی طرف منسوب کردی گئی ہیں۔

شیخ عطا کی تابیخ دفات میں مختلف احوال ملتے ہیں۔ شیخ جامی نے شیخ عطا کی تحریر فرمایا ہے۔ مشہور ہے کہ چنگیزی
فقہ میں وہ ایک سغل کے ہاتھوں شہید ہوئے۔ جب اس سغل کو ان کی بزرگی کا علم ہوا تو اپنی خط پر نادم ہوا اور مسلمان ہو کر ان
ہی کی قبر پر مجاہد بن گیا۔ شیخ عطا کا مقبرہ میٹاپور کے اطراف میں آج تک عوام و خواص کا مرکز جمع بنا ہوا ہے۔

تصوف میں شیخ عطا کے مذہب کا اندازہ اسی سے لگایا جاسکتا ہے کہ مولانہ رومی جیسا شخص اپنے آپ کو ان کا پیر و
قرار دیتا ہے۔ بعض صاحبان کا خیال ہے کہ شیخ عطا آخری عمر میں مذہب اہل سنت و احمدیت پھوڑ کر اثنا عشری شیعہ
بن گئے تھے اور اپنے خیال کی تائید میں کتاب "منظہ العجائب" کو پیش کرتے ہیں۔ اصحاب ذوق منظہ العجائب کتاب
کو شیخ عطا کی تصنیف کسی طرح قرار دینے کو تیار نہیں۔ ہر وہ شخص جس نے شیخ عطا کی کتب کا مطالعہ کیا ہے بلکہ
کہہ سکتا ہے۔ نظر العجائب صیبی بے مزہ کتاب کبھی شیخ کی تصنیف نہیں ہو سکتی۔

وہ شیخ جس نے تمام علم خلفاء راشدین کی مدح سرائی کی بہو اور چاروں خلفاء کو جتن کہا ہو یہ تابیخ کا بہت بڑا

ظلہ ہو گا کہ کسی کتاب کے غلط انتساب سے اس کو اثنا عشری شیعہ قرار دیا جائے۔ سبیعہ د حسین

مادہ تاریخ از محمد رضا احمد صدیقی دہلوی

۵ جنوری ۱۹۶۵ء

پینڈ نامہ تجویزیہ جدید جناب مولانا سجاد حسین صاحب

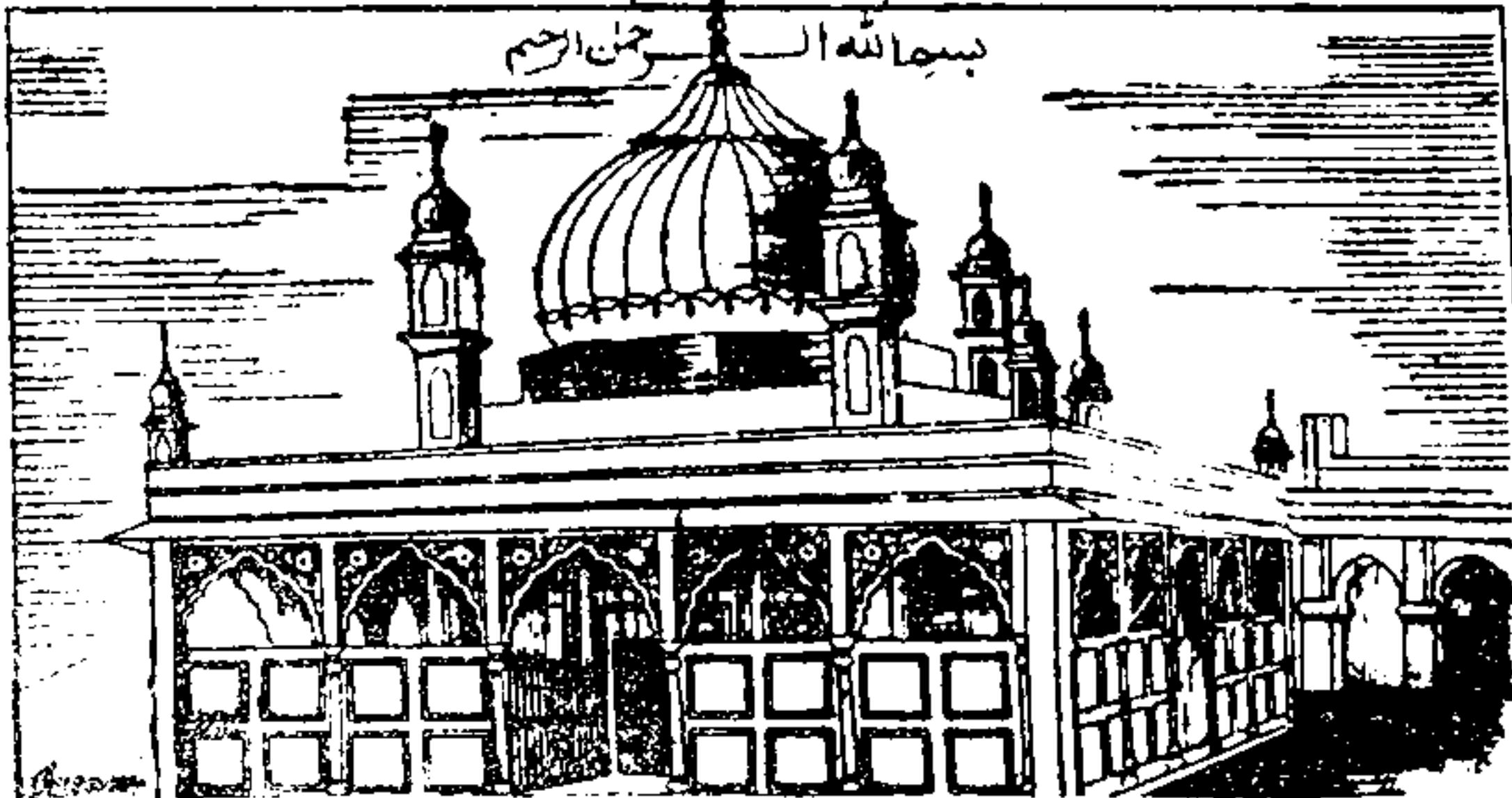
۱۳۷۹ھ

مدرس اقبال مدرسہ عالیہ و عربیہ مسجد فتحوری بیلد دہلی

۱۹۵۹ء

مکتبہ شرکت علمیہ بیرون بوہرگیٹ ملٹان

بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ لہ حمد۔ ترییت باری۔ اللہ تعالیٰ۔ وہ بلند ہوا عزّ اہم۔ اس کا نام باعثت جو اُمّہ خاص مشتی ناک۔ یعنی انسان حضرت آدمؑ کے پیٹے کو منی سے بنایا گیا تھا۔ نوچ۔ حضرت نوچ کی قوم پرانا زبانی کی درج سے طوفانی بارش کا مذاب آیا اور باد ہو گئی حضرت نوچ بپے فرماں کرد۔ حکم دیا تھا۔ غصب عاد حضرت ہرڑ کی قوم عاد نا زمانی کی وجہ سے آدمی سے بلاک جو زلطف۔ ہر باب میں غیل حضرت آدمؑ کی مردوں نے آنسے میں جلانا پا یا باکین روان کئے۔ گلزار گئی۔ گلزار بائی۔ بیکام و قند۔ آن۔ سبع



در حمد پاری تعالیٰ لے عزرا اسمہ

آنکہ ایماں دادشت خاک را
دادا ز فرقاں بخات او فوح را
تاسزا ہے کرد قوم عسا درا
با خلیلش نار را گلزار کرد
کرد قوم لو ط را زیر و زیر
پیشہ کارش کفایت ساختہ
نا قہ را زنگ خار برک شید
در کفت دا و د آہن مو م کرد
شد مطمع خانشش دیو و پری
ہم ز یوسع القہ با جوت داد
دیگرے را تاج بر سر می نہد
عالیے را در دے دیراں کند
بیست کس راز ہرہ جوں و پردا

حمد بے حد مخداء پاک را
آنکہ در آدم د میدا و روح را
آنکہ فرمائ کرد قہرش باورا
آنکہ لطف خوش را انہار کرد
آل خداوندے کے ہنگام محر
سوئے او خصے کے تیرانداختہ
آنکہ اعدا را بدربیا درکشید
چوں عنایت قا در قیوم کرد
باسیماں دادملک و سروری
از تن صابر بکر ماں قوت داد
آل یکے را ارہ بر سرمی کشد
اوست سلطان بحری خواہ آں کند
مبہت سلطانی مسلم مراؤ را

مری زم ہر جاتا تھا سرمهی۔ سرداری خاتم۔ ہمچو تھی دیو۔ حضرت سلیمان کی حکومت انساون کے علاوہ جنات پر بھی تھی معاشر یعنی حضرت یوتب ۵۷ کرہ کی
حیج بن لاروت بچھل کیے۔ یعنی حضرت ذکریاہ آنہ۔ آسہ سلطان۔ بادشاہ دم۔ سانس تسلیم۔ انہ ہری زہرہ پنہ۔ ممات۔ چون وجد را یعنی نال مٹوں

لے گئے۔ خزانہِ رحمت۔ تکلیف تخت۔ یعنی شاہی و بان۔ مُسْنَہ سعادت۔ ایک جاؤز ہے جو کی کھال سے پوتین بناتے ہیں صورہ۔ یہ بھی ایک عازم
بے جس کی کھال سے پوتین بنائی جاتی ہے برہمنہ۔ ننکا کھواب۔ بلارونٹے کا
ریشیں پکڑا تھے۔ دھاگا، گیم تھے۔ برف طوف۔ ایک
پک جھکنے کا وقت برہم زند

۳

دیگرے را نجاح و رحمت میں دہد
دیگرے در حسرتِ ناں چاں دہد
دیگرے کردہ دہاں از فاقہ باز
دیگرے خفته برہمہ در تغور
دیگرے برخاک خواری بستہ نجح
کس نبی آرد کہ آنجا دم زند
بندگاں را دولت و شاہی دہد
طفل را در ہند گویا او کند
ایں بھرجنے دیگرے کے می کند
نجم را رجم شیا طیں می کند
اسماں را لے ستون دارونگاہ
قول اور اتحن نے آواز نے

آل بیکے راجح و نعمت میدہد
آل بیکے راز دو صد ہمیاں دہد
آل بیکے بر تخت با صد عز و ناز
آل بیکے پو شیدہ سنجاب و سمور
آل بیکے بر بستر کھاب و نجح
طرفة اتعینے جہساں برہم زند
آنکہ با مرغ ہوا ماہی دہد
بے پدر فرزند پیدا او کند
مردہ صد سالہ راتھے می کند
صانعے کر طیں سلاطین می کند
از زمین خشک رو باند گیاہ
ہیچ کس درملک او انباز نے آواز نے

تباه کرنے مرغ بہندہ اہی
چھلی پدر، باپ طفہ، بچہ
مہد، گھوارہ گورا حضرت عیسیٰ
بلاباپ کے حضرت مریم کے
پیٹ سے پیدا ہوئے اور پانے
ہیں بولنے لگے تھے زندہ
یہ کب صانع بننے والا
طین شی سلطین سلطان
کل جمع بادشاہ بجم سدارہ
گیاہ، گھاسی
دارد تکاہ،
خانکہ کے
انبار مشریک
لحن آزاد کاطرز

نعت۔ تربیت سید، سردار
سطنی، آنخنوڑ کا نام صفا
صنای کوئیں، دلوں جہاں
تھا آزاد، آنخنوڑ تمام
نبیوں افسوسوں کے بعد
تشریف لائے لیکن سب کوں
پر فخر ہے میراج، آنخنوڑ معراج
میں سات آسمانوں اور عرش
دک کی تک تشریف لیئے انبیاء
نی کی جمع اوتیار، ول کی جمع

آنکہ عالم یافت از نورش صفا
آخر آمد بود فخر نہ رالا و بیں
انبیا و اولیا محتاج او
مسجد او شدہ سر رفے زمیں
بر وے و بر آل پاک طاہریں
از سر زنگشت او نقش شد قفر
وال دگر شکر کش ابرار بود
بہر آں کشند در عالم ولی

بعد از اس کوئی نعمت مصطفیٰ
سید کو نین حنتم المرسلین
آنکہ آمد نہ فلک معرج او
شد وجودش رحمتہ لل تعالیٰ بیں
صد هزار اس رحمت جاں آفریں
آنکہ شد پارش ابو بکر و عمر
آل بیکے او را رفیق غار بود
صاعدش بودند عثمان و علی

مسجد اور بھی صرف غبادت خانوں میں نہ ادا اگر سکتے تھے آنحضرت مسیح کے ہر حصہ رسم جدہ کرنے کی اجازت میں آں۔ اہل دھیال طاہریں اہل بیت کو اثر نے
کروڑی سے پاک زردا ۲۵۰ تھے۔ آنحضرت مسیح کے اشارہ سے چاند کے دن بھائے ہوئے تھے آں تھے۔ حضرت ابو بکر فوجہت کے وقت آنحضرت
کے ساتھ غابرثوں میں روپوش تھے دگر یعنی حضرت عمر خرا برادر تیک دگ صاحب۔ راتھی دیکی۔ یعنی خدا کے دوست۔

۱۱۶۷

کا حکم تباۓ امام۔ امام کی جمع روزانہ بروحِ صنیفہ کنیت ہے، نامِ نہمان اپنے بھائی سراج۔ چراغِ قریۃ ساتھی اور آج۔ روح کی جمع قاضی۔ بمناد کے قاضی القضا تھے ذوالمنی۔ احسانوں لا یعنی اللہ شافعی۔ نقب ہے ہب این ایس ہے زفر۔ ۱۴۰۳م اب صنیفہ کے شاگرد ہیں زیست۔ زینت



سے قصر۔ علی
ساجات۔ دعا محبیت لکھا
دھاؤں کو تبول کرنے والا
بادشاہ۔ البت نہار کا ہر
جرم جنہاں آمر زکار۔ بخشنے
والا بند قید عصیاں۔ گناہ
بتریں۔ ساتھی سعاسی
سعیت کی جمع گناہ
لکھ اتر۔ خدا کی حکم
ذو اہمی۔ جن۔ خدا نے
روکا سارہ۔ گھر می طاقت

والد گر بابِ مدینہ علم بود	آں بیکے کانِ جیا، و حلم بود
عمَّ پاکشِ حمزہ و عباس پاود	آل رسول حق کہ خیرِ الناس کبود
بر رسول دآل و اصحابِ شام	ہر دم از ماص درود و صدرِ اسلام

در فضیلتِ امَّةٍ دینِ مجتہدین

رحمتِ حق بر روانِ حبلہ باد	آں اما مائے کہ کردنِ اجتہاد
آن شہزادِ امتیانِ مصطفیٰ	بو صنیفہ بُد امام باصفا
شادبادِ رواح شاگردان او	باد فضلِ حق فتیرین جان او
وز محمدِ ذوالمنی راضی شدہ	صاحبش بو یوسف قاضی شدہ
یافت زیشانِ دینِ احمد زیب فر	شافعی اور سیعی و مالک یا
در ہمہ چیز از ہمہ بردہ سبق	احمدِ حبیل کہ بودا و مردِ حق
قصہ دیں از علمِ شام آباد باد	روحِ شام در صدرِ حبیت شاد باد

مناجات بجانبِ محیب الدعوات

مالکِ نہکار بیم و تو آ مر زگار	بادشاہ بہادر مارا در گزار
جرم بے اندازہ یے حد کرده ایم	تو بکو کاری دماید کر دہ ایم
آخر از کرده پیشہ ماں گشته ایم	سالہا در بند عصیاں گشته ایم
ہمقرینِ نفس و شیطان ماندہ ایم	دانما در فسق و عصیاں ماندہ ایم
غافل از امر و نواہی بودہ ایم	روز و شب اندر معاشری بودہ ایم
با حضورِ دل نہ کردم طا عتے	بے گناہ نگزشت بر ما سا عتے
آخر وے خود عصیاں رخیتہ	بر در آمد بندہ بکر بختہ
زانکہ خود فخر مودہ لاقنطوا	مقفرت دار د امید از لطف تو
نا امید از رحمت شیطان بود	بحر الطاف تو بے پایاں بود

عبادت مگر خستہ۔ بجا کاموا لاقنطوا۔ یا یوس ن ہو بحر سند رطاف۔ بات کی جمع ہربانی بے آیاں بے انتہا نا امید۔ خدا کی حرمت سے میرے لفڑے

جو انسان کو براہی کرنے کی
ترغیب دیتا ہے شاگر شکارگار
 قادر۔ قابو یافہ خشم بخشنہ
 ۲۵ رشکار، چھکارا پایوں والا
 آبر۔ بیو توٹ ہوا۔ خواہش
 نفسانی تاریک راتی بیو تو
 آہ زین۔ بخشاد رویشی
 نفہن توں سر سس گھوڑا رامہند
 ذباہزدار ہوا خذ دمنہ عقلمنہ
 تاریک تک اسیر، قیدی
 فناست۔ تحویل سر بر
 گذکرنا۔

عہد

ریاضت

عبادت ہیں

محنت گوش تال

کان مر وہ دبال بیعیبت

۲۶ سلامت آندھہ کے

عذاب سے بچے جمیع بپ

مردان، یعنی دنیا کی زندگی

خواب ہے، بیداری مرنیکے

بعد مکال ہتل ہر رنجانہ ترا۔

تجھے تکے معرفت بخشش

حق اللہ علیق آزار، مخلوق کر

تائیوں الہ عاملت، عادت

لہ لیش زندی حراثت، زخم

نفس و شیطان زد کر میا راہ من
حشم دارم از گسہ پا کم کھنی
اندر آں دم کز بدن جانم بربی

در میان مخالفت نفس امارہ

داس ہے بر نفسِ خود قتادِ رو د
باشد او از رستگارانِ جہاں
کز پے نفس و ہوا باشد دواں
خواہد آمر زید نش آخر خدا می
ہم ز در و بیشی نباشد خوب تر
از خردمندانِ نبی کونام شد
صبر بگزین و قناعت پیشہ گیر
تا بیندازد ترا اندر و بال
از جمیع خلق رو گر داند او د
گشت بیدار آنکہ اورفت از جہاں
تابیابی مغفرت بروے میگیر
نبیت ایں خصلت پیکے دیندار را
آں جراحت بروجود خویش کرد
در عقوبت کارا و نزاری بود
وز خداۓ خویش بیزاری کئن
ورنہ خوردی زخم برجستان و چبر
گرہی خواہی کہ کردی معتبر

عاقل آں باشد کم او شاکر بود
ہر کہ خشم خود فزو خورد لے جوان
آں بود ابله ترین هر دماں
وا بچے پندار داں تاریک رای
گرچہ در و بیشی بود سخت اے پسر
ہر کہ او را نفس توں رام شد
رہرا د نفس تا گردی اسیر
در ریاضت نفس بدرا گوش مال
ہر کہ خواہد تا سلامت ۲۶ ماند او د
هر دماں را سر لپسر در خواب دواں
آنکہ رنجانہ ترا عذر شش پذیر
حق ندار د دوست خلق آزار را
از ستم ہر کو دلے را لیش کرد
آنکہ در بند دل آزاری بود
اے پسر قصد دل آزاری لکن
خاطر کس را هر خبائی اے پسر
نامم مردم جبز بہ نیکوں مسیم

لے دلت۔ یعنی اگر بیکار کرنے کی حادثت نہیں ہے تو کم از کم لوگوں کے ساتھ بڑائی نہ کر تو۔ حقن سے امر ہے یعنی اس طرح جلاصل نیست۔ پہنچ بجھے زرائی کرنا نیا۔ فیماں حکم خی نزدہ ۲۵ لاپوت۔ جو نہ مرے گا یعنی اللہ سکوت۔ خاموشی گوش کر۔ مُسْكُنْ گفتا۔ گھٹنے دل۔ یعنی بیووہ بکواس سے دل مردہ ہو جاتا ہے تو ہوش بھول کرتب۔ جھوٹ آبکہ۔ بیووہ بکنا مل۔ شنا۔ تعریف حق۔ کونا یعنی دوسروں کو نہ کرنا۔ بات نہ کر پہنچن۔ بیووہ بکنا ملہ ذر۔ سوچ مدن۔ میں کے ایک جزیرہ کا نام ہے دہان کے موئی بہت شہر میں سے بکش لالہ۔ نصاحت زبان دہانی جڑا خود زخم۔ روز۔ یعنی زندگی، اس طرح گذار دہان۔ نہ محبوس۔ قیدی روز۔ یعنی لوگوں سے زیادہ سردار کار نہ کر بینا شود۔ یعنی اس کو اپنے عیب نظر آنے لگتے ہیں اہل ایمان۔ بیاندار چارچیز۔ اس کا بیان انگلے شرم ہے ہند۔ دک کی تھیں یہ دہانی کو

قوتِ شیگی نداری بد مسکن روزباں از غلبت مردم پہ بند ہر کہ از غیبت زبانش بستہ نیست

اور بیان و اندھا موسنی

جز بہ فرمانِ خدا مکشافی لب
بر دہانِ خود بنہ ہر سکوت
گر سجائے با یاد خاموش کن
دل درونِ بیانہ پہارش بود
پیشیہ جاہل فشراموشی بود
ابلہ است آں کو گفتہ راغب است
قولِ خود را از برائے دق مگو
ہر کہ دارِ حبلہ غارت می شود
گرچہ گفارش بود در عدن
چہرہ دل راجراحت می کند
وز خلائق خوبیش را بایوس دار
روح اور اقوتے پیدا شود

اے برادر گر تو ہستی حق طلب
گر خبرداری زحی لایمودت
اے پس پنڈ و تھیجت گوش کن
ہر کہ را گفتار پسیارش بود
عاقلاں را پیشہ خاموشی بود
خامشی از کذب غیبت و اجبامت
اے برادر جز شنائے حق مگو
ہر کہ در بندِ عمارت می شود
دل ز پر گفتہ مبیرد در بدن
آنکہ سعی اندر فصاحت میکنند
روزباں را در دہان محبوس دار
ہر کہ او برعیب خود بینا شود

در بیان عمل خالص

یاک دارِ چارچیز از چارچیز
خوبیشن را بعد ازاں مومن شمار
تاکہ ایمان نیفت در زیان
شمع ایمان ترا باشد ضیما

ہر کہ باشد اہل آیمان اے عزیز
از حسد اوقل تو دل را یاک دار
پاک دار از کذب و از غیبت نہیا
پاک گرداری عمل را از رتیا

اس کے پاس نہ ہے اور بجھے حاصل ہونا ہے نیست۔ پہنچ بجھے زرائی کرنا نیا۔ بہانہ ۱۷۔

مرد ایمان دار باشی والسلام
درندار دار دادیمان ضعیف
روح اور ارہ سو افالاں نیست
ہم است بے حاصل چون قشش بوریا
درجہاں از بندگان خاص غیبت
کار او پیوس نتھے بار و نق بود

بجول شکم را پاک داری از حرام
ہر کہ دار دایں صفت باشد شریعت
ہر کہ باطن از حرامش پاک غیبت
چوں نباشد پاک اعمال از ریا
ہر کہ را اندر عمل اخلاص غیبت
ہر کہ کارش از برائے حق بود

در سیرت ملوک

پادشاہ را ہمی دار دنہ بیان
بینگاں درہ بیش نقصان بود
پادشاہ را ہمی ساز خفیہ
خوبیشن راشاہ بے ہمیت کند
میں او سوئے کم آزاری بود
تاز عدلش عالمے کر دند شاد
سود نکند مرؤسر گنج و سپاہ
دور بیود گر رو دملکش زدست
باشد اندر مملکت شہ رابقا
بہرا و باز نہ صد جاں سرسری

چار حوصلت اے برادر در جہاں
پاد شہ چوں برلا خست داں بود
پا ز صحیح داشتن باہر فیقر
با زناں پسار اگر خلوت کند
ہر کہ را فیر جہاں داری بود
عدل پا ید پادشاہ را وداد
گر کند آہنگ ظلمے پادشاہ
با زناں شاہ بے که دخلوں نیشت
چوں کہ عادل باشد و میوں لقا
چوں کند سلطان کرم با شکری

در بیان حسن خلق

ہر کہ ایں دار دبود مرد جلیل
خلق را دادن جواب باصواب
اہل علم و حلم را دار دعڑ زیر

چار چیز آمد زرگی را دلیل
علم را اعز از کردن بے حساب
ہر کہ دار دار ایں و عقل و تیز

ک جمع آسمان اعلیٰ
یعنی عبادات نقش بوریا
بوریا بچلنے سے زین پر
جنعش بن جاتا ہے ذہ
بوہیے کی طرح کار آمد
نہیں ہے ۲۵۰ هزار
یعنی عبادت میں اگر اخذ
ہے سیرت۔ عادت
مروں۔ ملک کی جمع بادشاہ
حفلت۔ عادت زیان
بادی بر طلاق۔

عام مجموع
میں ہمیت
ربع دہبہ
صحبت داشتن
ساتھ رہنا خلوت۔ تہائی
۳۵۰ ق: دہب پچھاں دی
بادشاہت میں۔ میلان
عمل۔ انصاف داد
نجاشی شاد۔ خوش
آہنگ۔ ارادہ مدد غافلہ
گنج۔ خزانہ سپاہ۔ شکر
دور بیود۔ یعنی ملک با تھوڑ
سے مل جائیگا میتوں۔
یا برکت لقار۔ ملاقات

ملکت جکومت شکری۔ سپاہی بازند۔ یعنی جان کی بازی لگادنی گھسن حلن۔ خوش خلقی کہ دلیل۔ علامہ جلیل۔ بڑا اعز از کردن۔ عدت کرنا صورت
درست حکم۔ برداہی

لے دھن۔ میں ملکہ حذر۔ پرہیز بچاؤ خود جعل شام۔ ممکن تلخ گو بخت بات کئے والا نہیں تو۔ بدزیجع حاقدت۔ انجام ضرر۔ نعمان سرور۔ خوش دور باش۔ پیچ جوار۔ پرہیز

عدو۔ دشمن رو رہے یعنی دشمن کا دور رہنا ہی بہتر ہے لئے دام۔ ہمیشہ اعتماد۔ عدو کی جمع دشمن تپیر۔ انجام سوچنا تو شک ساتھ کو کھدیث۔ بات کو شک۔ یعنی بکس و ناکس کی بات پر عمل نہ کر مہلکات بلک کرنے والی چیزیں۔ ۲۵ حظر۔ ختنہ پر حذر۔ خائعت فربت زدیکی افت۔ دوستی آتش سوزان۔ جلادانے

زاکہ از دشمن حذر کردن نہ کو سوت زرم و شیریں گولی پا مردم کلام دوستان ازوے بگرداندر فی عاقبت پیندازو رنج و ضرر گر خبرداری ز دشمن دور باش از بر لئے آنکہ دشمن دور بہ تا تو ای روتے اعداد امیں پس حدیث این دال یک گونش کن

دیگر آش پاش کے جو یہ دصلی و دست اے برادر گر خرد داری تمام ہر کہ پاش تلخ گوی و ترش روے ہر کہ از دشمن نپا شد پر حذر در میان دوستان سرور باش در جوار خود دو را رہ مدد با محباں پا ش دام ہمیشہ اے پسر تد پیر رہ را تو شک

درہیان مہلکات

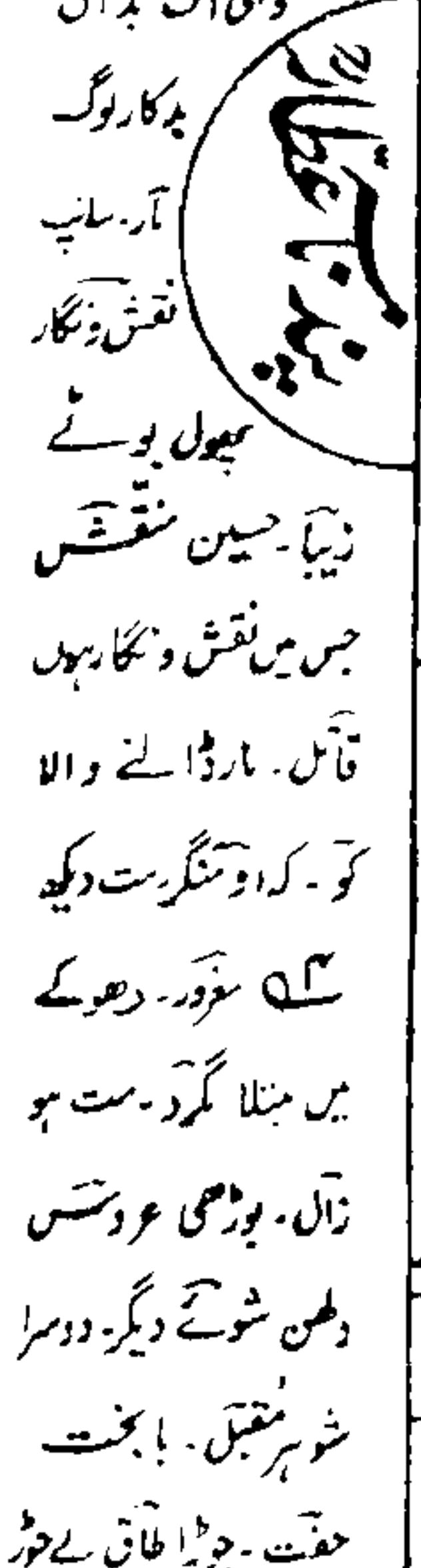
تا تو ای باش ز پہاڑ حذر رغبت دنیا و صحبت بازنماں با بدان اُفت بلک جاں بو و گرچہ بینی نلہر ش نقش و نگار یک از زہر ش بو د جاں راحظ پاشداز فی دو رہر کو عاقل سوت چوں زماں مغور زنگ د۔ لوگر د در درونے شوے دیگر خواتیں سوت پشت بر دے کر د دادش تھے طلاق پس بلک از زخم دندان می کند

چار چیز سوت لے برادر با خطرہ قربت سلطان و الفت باداں قرب سلطان آتش سوزان بود نہردار در دروں دنیا چوں مار می ناید خوب و زیباد نظر زہر ایں مار منقش قاتل سوت ہمچو طفلاں منگرا مدر سرخ وزرد زال دنیا چوں عروس آر است سوت مقابل آں مر دیکھ شد زیں حفت طاق لب بیچ شوی خندان می کند

درہیان اہل سعادت

ہر کہ ایں چارش بو و باشد عزیز

پشت۔ یعنی دنیا سے منہ پھر اشوی۔ شوہر دنیا۔ دانت سعادت۔ یک بھتی عستیز۔ عزت والا۔



نیست بدراصلہ سزا یہ تاج و تخت
ہونکہ بدرا بیت باشد و عذاب
نیست مومن کافر سلطان بود
نافل سوت آنسک کمپیش نیش غیت
و امن صاحب ملاس پاید گرفت
و مستدار پر عالم فانی میا ش
عاقبت چوں می باید مرونت
خاک اندر استخوان خواہد شدن
رہنمت جو نفیک آمارہ غیت

اصل پاک آمد و لیل نیک بخت
نیک بخت اباد بود رائے ھواب
ہر کہ تمین از عذاب حق بود
عمر دنیا چند روزے بیش غیت
ترک لذات جہاں پاید گرفت
در پی لذات نفسانی میا ش
نیست حامل رنج دنیا بر و نت
از تنست چوں جاں روں خواہد شد
مر ترا از دادن جاں چارہ غیت

رکھت والا این سلس
کا فرمانق پورا کافر بیش
زیادہ بیش آندیش آگے
کی سوچنے والا ترک چھڈنا
صاحب لام - اولیاء اللہ
عالیٰ فانی ننا ہونیوالا جان
۳۵۵ مانعت - انعام کار
روان یعنی جان بخلنے لیکی
ہنخواں ہی نفک
بیض مانعت - آرام
سمی - اینان

در سیان سبب عافیت

می تو انہ یا فتن در چارچیز
تند رشتی و فراغت بعد ازاں
عافیت راز و نشانے باشد
و یک گزار دنیا نیا بید سچ جب
تا نیفتی اے پیر در قائم نفس
کم بد و ده بہرہ ہائے نفس ا
تابی مسند از نداز رجیہ ترا
تا تو ای دورش از مردار دار
در گنه کردن دیہش میکند
تا نیفتی در بلاؤ در بڑہ
ہمچو جبوں بہر خود آخر مساز

عافیت را گزر جھواہی اے عزیز
ایمیت و نعمت اندر خاندان
چونکہ بالعمت ایمانے باشد
بادل فارغ چو باشی تند رست
بر میا ور تا تو ای کاہم نفس
زیر پا آور ہو اے نفس را
نفس و شیطان می برند از رہ ترا
نفس را سر کوب و دا کم خوار دا
نفس پورا سہر کہ سیرش میکند
حلوی خود را دور دارہ از هر ہر ہر
تم آپ و تاری تاری کم را پساز

عافیت
کے
و مدد
سے چھکارا
تے نعمت - دوست
اماں اطمینان تو از او
دل فارغ یعنی دہ دل
چوکر دیں سے خالی ہو رکھ
یعنی ان پا رچزوں کے علاوہ
بر سیکار - کام نہ نکال
کام مقصد دا آم - جمال
نفتری یعنی نفس اتارہ
ہوا خواہش بعد - باد
بہرہ بآ جمعتے لکھ از رہ

یعنی بیت رائے سے جو چاہ نامنفوں کیوں سر کوت - سر کچل خوار زیل مردار جرام سیر پیٹ بھرا دیز بہار بڑہ - پانی ناں روٹی بت
- نا آنے نا دن نا نا

روز کم خور گرچہ صائم نیست
اے کہ درخوابی مہرہ شب تاہر روز
خواب و خورجہ پیشہ انعام نیست
اے پس پسیار خواہی خفت خیز
دل دریں دنیاۓ دونستن خطاطت
از چہ دل بندی بدنیاۓ دنی
ظاہر خود را میارا اے فقیر
طالب ہر صورت زیب اپناش
از ہوا بلذر خدا را بستدہ شو
خرفہ پیشہ را بردوش کن
ایکہ در پر میکنی پیشہ را
گرہی خواہی نصیب از آخرت
بے تکلف باش و آرائش مجھو
در پرت گوکوت نیکو سیاشر
ہچھو صوفی در باری صوف باش
مرد رہ را بوریافت لیں بود
مرد رہ را بود دنیا سود نیست

در بیان نواصع و صحبت درویشاں

حکم اعقل سست پاداںش قربیں
ہمہ نیشنی جزو پدر دویشاں نشیں
حُبٰت درویشاں کلیدِ حبٰت است

پر مخواہ حسر بہا تم نیست
بہر گور خود چرا غے پر فر روز
خفگاں را بہرہ انعام نیست
گر خبرداری زخود گفت خیز
دامن از وے گر تو بھی رہ و است
چوں نہ جاوید در وے بودنی
ستاکہ گرد دباٹت بد منیر
در ہوائے اطلس و دیباں باش
زندگی می بایت در ترندہ شو
شرب تے انعام را دی نوش کن
پاک ساز از کینہ اول سینہ را
رو بدر کن جا مہاۓ فا خرت
ترک راحت گیر و آسائش مجھو
زیر پلوجا مہ خوبت گومباش
در صفتہ نئے خدا مو صوف باش
زانکہ خشتش عاقبت بالیں بود
ہر گز شاندیشہ ناپو دنیست

باش در رویش و بدرویشاں نشیں
تا نوانی نیست ایشاں مکن
دشمن ایشاں سرے لعنت است

تابہ روز دن مغلت تک پر فر دش کر انعام۔ ستم کی جمع چوپایا بہرہ۔ سیبیہ
انعام۔ یعنی خداوندی انعام
سونے والوں کو حاصل نہیں
ہوتا ہے خواہی خفت بینی
قریں بے گفت۔ بد دل کہے
خیز رات کو انہوں کو عبادت کر
دنیاۓ دون۔ کیونی دنیا
لے بھی۔ تو کہا رہ کے
روا۔ درست از جہ۔ کس
وجہے دنی۔ کیونہ جا تیرہ
ہمیشہ میاڑا۔ یعنی زیادہ
بنا نگاہدار نہ کر
بد منیر۔ دنی
کرنیوالا چانہ
علت طلب
کرنیوالا اتناس۔ ایک
ریشمیں کپڑا ہے جس میں عنوان
نقش دکا رہیں جئے ہیں دیتا۔
ایک ریشمیں کپڑا ہی خوبیش
نقافی میں نیشنی۔ مرادوں
کا مٹا باس ہجھو صوفیا پہنچے
در بر۔ بین میں نصیب حصہ
زو۔ یعنی یہ روشن اختیار کر
بدر کن نکال دے فائزت
قابل خرا آتش سبب ناپ
زکر جھوڑنا بخوبیت ذہنی وجہ

کرتے نکو عمدہ بس آگو۔ اگرچہ جاہر خوبت یعنی جاہر خوب برائے تو دستیقہ تے ایسی عور دلگہ جو فدائی سبقیں ہیں وہ اختیار کردا۔ یعنی وہ لوگ جو اسکے جملے میں
خشت نہیں ایک ایسیں۔ سہما تو اضعی۔ ایک اسی قریں سائی داشت نیکیت پڑھ لیجھے ایں جب ایسی نہیں۔ زمانہ

لہ پوشش۔ بارہ دن۔ خدائی راست پر چلنے والا بند فکر قصر محل
مردہ۔ یعنی بحث خداوندی کا
عہالت۔ تغیر ماتحت ناجمگاہ
رسام۔ سیستان کا مشہور پہلوان
ہے گور۔ قبر منائے۔ سان

۳۵۔ تیات۔ صیبتیں متباہ
بہت زیادہ صبر کرنے والا
گاہ۔ وقت شاکر۔ شکر کر نیوالا
جنبار۔ اندھلاکی۔ دلیل کی
جمع علامت۔ شقاویت۔
بتوتی آثار۔ اثر کی جمع۔ علامت
سخن۔ بحث۔ مراجی
سیز پہلوان

۳۶۔ مفت
نمیبینہ۔ فکر
عادات۔ نیک بختی
ہوا۔ خواہش نفاذ نہ کر
ذلیل۔ فسر جہاد۔ روانی
ہر کو۔ یعنی جو تمام عمر سونے
اور کھانے میں لگزار دیکھا
آئش۔ یعنی جسمی و دمکر داں
مُسْنَہ سورا۔ آرتوی۔ متوجہ ہر
کام آفی۔ نجہنہ دی ستر۔ نجما
مرد رہ۔ یعنی طالب حق
ناموری نہیں چاہتے
۳۷۔ ولید۔ رکا دنبار۔

در پے کام دہوائے خلق نیست
رہ کجا یا بد بد رگاہ خدا نے
در دل او غیر در دو داع نیست
عاقبت زیر زمیں گردی نہاں
جائے چوں بہرام در گوت بود
پامنیاع ایں جہاں خو شد میا شا
گاہ نعمت شاکر جبار باش

پوشش در ویش غیر از دل غیت
مرد تا نہد بفرقی فسی پاٹے
مرد رہ در بند قصر و بلاغ نیست
گھر عمارت را بری بر آ سماں
گھر چو رستم شوکت وزورت بود
اے پسراز آخرت غافل میا ش
در میا شاکر جبار باش

در بیان دلائل شقاویت
جاہلی و کاہلی۔ سخنی بود
بحت بدر ایں ہمہ آنوار شد
پیشک از اہل سعادت می شوہ
کے تو اندر کر دیا فک جہاہ
در قیامت باشدش ز آتش گناہ
پس بد رگاہ خدامی آر روی
مرد رہ خط در نکونامی کش
پس مرد دن بالہ نفس پلیپ
بر خلافش زندگانی می کند
جائے شادی نیست دنیا ہوش

چار چیز آثار بہ سمجھتی بود
بنیکیتی و ناکسی مر چار شد
اہنکہ در بند عبادت می شود
بر ہوائے خود تدم ہر کو نہاد
ہر کہ ساز در جہاں با خواب خور
رو بگردان از مراد و آرزدی
کا مرانی سر بنا کامی کش
امر و نہی حق چوداری اے ولید
ہر کہ نزک کا مرانی می کند
امر و نہی حق ز قرآن گوش دار

در بیان رہاضت
اے پس رہ خود در راحت بہ بہ
باز شد بروے در دار اسلام

گھر ہمی خواہی کہ گردی سر بلند
ہر کہ بریست او در راحت تمام

بچھاوا ولید۔ ناپاک گوش دار۔ سن شادی۔ خوشی۔ یافت۔ بحث دار۔ دروازہ راحت۔ آرام طلبی دار اسلام۔ جنت

لئے گاہ، دنیا جاہ، مر تر
شاست، لاق تر، خاص
تھے پستی، راحت طلبی خوار
ذمیں ذلت، نندیکی درگاہ،
یعنی در بار خداوند کا تکبیا
خواہش نفاذ کو چھوڑنا
سکیں، عاجز گوشمال بزا
دلت، دل تو اپن، بطمیں
لئے تکیہ، بھروسہ مانع،
بنانے والا یعنی خدا قائم.

صابر در یونہ، بھیک
محبت شفیر
کشت بینا
نفس بحقیقی،
چیزوں سے ہو سکتی ہے
شفیر تواریخ، بھوک
ترک چھوڑنا بجوع، نیند
سلح، بہتیار ملاح یکی
چونکہ، جبکہ ذیر، یعنی نفس
زد سوانح، چاندی
تشریف، سواز، ماکار، ذمیں
لئے آخوت، یعنی آخوت کی
رجھیں قل، طرق، مدرب، بجن
کو، کراوہ، بیضی، عجمی، بخڑ
غول، بھون، بوجنگل، نین، بتائے

گیست دن عالم ازو گمراہ تر
خویش راشناکتہ درگاہ کن
مر ترا بر تن پرستی می کشد
اے برادر قرب آں درگاہ جوی
گوشمال نفس نادال ایں بود
نفک ائمہ کے ساکن بود
در جہاں بالقمہ قائم بود
گرنداری از خدا در یونہ کن

غیر حق را ہر کہ خواہد اے پسپر
اے برادر ترک عز وجاہ کن
عز وجاہت سر پیتی می کشد
خوار گرد ہر کہ باشد جاہ جوی
نفس در ترک ہوا سکیں بود
چون ولت از یاد حق ایمن بود
ہر کہ او را نکیتہ برصانع بود
التفابر روزے ہر روزہ کن

در بیانِ حیاہدات لفظ

چوں بگویم یا و گیرش اے عزیز
نیزہ رہنا فی و ترک، بجموع
لفظی او ہرگز نیاید باصلاح
و یو ملعون یار و ہمراہت بود
لتمہاے چرب و شیریں آیدیش
در عقوبت عاقبت مضری بود
از خدا تشریف بیارش بود
آخرت پر ہیزگاراں راد ہند
غل اتش خواہد اندر گرد نت
بھرہ کے از عالم عفتیے برد
وز خلائق دُور چوں غول باش

نفس تتوال گشت الا با شہ چجز
خنجخ خاموشی و مشیر جوع
ہر کہ را بند مرتب ایں سلاح
چونکہ دل بے یاد اللہت بود
اہل دنیا را چوڑ سیسم آیدیش
ہر کہ اود ر بند سیسم و زر بود
اہمکہ بھر آخرت کارش بود
مال دنیا خاک ساراں را دہند
ہست شیطان اے برادر شنت
مُدبرے کو رو بدنسا آورد
اے پسپر بایاد حق مشغول باش

۱۷ نظر بغمیں سکین صوفیا کی اصطلاح یہ فیروز ہوتا ہے جو اپنی احتیاج صرف انتہ کے ملئے رکھے ہیں کہ ظاہر فردا مل کی ضرورت کے لئے اج پریشان نہ ہو مرغ ترا جو بچھے ہیں کو زندہ رکھے گا کہانے کو بھی دیکھا آئے کہ کب تک تو پھر چوتھی چھوٹیاں آئندہ کے لئے ذخیرہ جمع کریں

۱۳۱

دریں فقرتم

محنتِ امر و زر افسر دامن
غمِ محروم آخر کہ آب و ناں دہد
گر تو مردی فاتحہ امر و زمان کش
حق دہد مانندِ مرغیان روزیت
گر دہد قوش لبِ نارِ فطیس
تائیگ روی جفت با اہلِ نفاق
نفترش از جامہ ہائے دلچ نیت
خاص مشاورش کہ او عالمی بود
کے ہوائے مرکب وزینت بود
بعد ازاں می داں کھر را یافتی

فقر خود را پیش کس پیدا کمن
مر ترا آنکس کو فردا جاں دہد
تاکے چوں مور باشی دان کش
بر تو کل مگر بود فیروزیت
از خدا شاکر بود مرد فقیر
خوشیش نوا نگر ہمچو طلاق
مر درہ را نام و ننگ رخلو نیت
ہر کہ را ذوق نکونا می بود
گر ترا دل فارغ از زینت بود
روئے دل چوں از ہوا بر تافتی

دریں دریافتِ حقیقتِ نفس امارہ

نے کشد بار و نہ پر دیر ہوا
ورتی بارش بگوید طارم
لیک طعش تلخ دویش ناخوشست
لیک اندر معصیت خستی کند
ہرچہ فشر باید خلاف آں کنی
ذان کند دشمن را پروردان خطاست
تاکہ سازی رام اندر طاعش
بار طاعت بر در جبار کش
ور نہ پچوں گزاریان باید کشید

چوں شتر مرع غشناس ایں نفس را
گر پیر گوئیشیں گویدا شترم
چوں گیاہ نہ ہر زنکش دلکش است
گر لطاعت خوانیش سستی کند
نفس را آں پہ کہ در زندگی کنی
کام نفس بد برآ در دن خطاست
نیت درانش بجز جوع و عطش
چوں شتر در رہ در آی و بار کش
بار ایز در را بجاں باید کشید

ہیں مردانہ مردوں کی طرح
وہ کل بھروسے یعنی ظاہری
اساب سے قطع نظر کے صرف
خاپر بھروسے کرنا فرذی
کا سیابی مرغان پرندہ جو صحیح
کو گھونلوں سے بھوکے نکلتے
ہیں اور شام کو بغیر کسی محنت
شقت کے پیٹ بھر کر نہ ہی
۲۵ وقتِ روزی ابے
نارہ نانِ فظیلہ وہ رینی جو
خیری نہو خم شتو
حمدلہ تا
محراب
جنت جوڑا
اب نفاق مومن کا

کام صرف خدا کے سامنے جعلن ہے
نگہ دلت خلق مخلوق
دلک گردی فاصل یعنی اس
کا مخصوص بندہ عالمی - عالم
آدمی فارغ خالی ہوا خواہ
مرکب سواری می داں سمجھ
۳۵ دریافتِ جانانا تینے
اک جانور ہج جس کی باہل خات
اوٹ کی سی جی اوپر بھی ہیں
لیکن ان سے دہاٹنیں سکتا ہے

لے کشد بار بوجہ نہیں کیجیا ہے بیر اٹا شتر اوت ہنی نہادن کا مر جو طائر پرندگیاہ نہ زہری گھاس طاعت زمان بداری عصیت گناہ
۴۵ زمان نید غاذ سرچے یعنی اسکو قابویں رکھا داں کی خواہ پوری نکر کام نقصہ دشمن یعنی نفس امارہ در آں علاج جوئے بھوک عطش پیاس رام زمان بدار

لہ گردنی کشد۔ بکھر کرتا ہو نفرین۔ نفرت انہار۔ بوجو گلتان تیات۔ زندگی کا باع یعنی جنت پر بریخت۔ خاچرہ تھن۔ برداشت کرنا تھن۔ خوبصورت ہونا ٹھے امانت۔ یعنی انسان ہی وہ استعداد ہو جس کی بنا پر اُس کو مخفف بنا لایا ہے اس شوریں آیت انا عرضنا الامانۃ کی طرف اشلمہ ہے اور دوسرا شعر میں انه کان

ظلوماً جہول اُن کی طرف اشادہ
ہر روز اُول۔ ازل فضولی
و شخص ہو جو بدوں اتحاق
کے کوئی سعادت کرے اُنکے
قبول کرنیکو فضولی سے تعبیر کیا
بی جہوں۔ نادانی جبیش یعنی
عبادت کر جائی۔ ہاں قرآن
پاں ہیں ہو کر ازدیں میں اتنے
روجوں سے پوچھا تھا کیا ہے
تباہ ارب نہیں ہوں

تو سنبھلے جواب
ہے اُن
کہا تھا ہی کو

عہد است کہتے ہیں
تبلیغ سوت کلساں بھابی
خداان۔ رسولی آتا۔ ہر ای
55 روزاں۔ روز دکی جمع خوا
کیں۔ جھپاؤ کی جگہ رہبرت بر
یعنی کسی مرشد کا ماتھ پکڑنا
یعنی صرفت خدادندی کی
منزل پس سمجھے مان۔

ست۔ وہ گران بارے بوصیں
ہر دش بیعنی ہر دقت روکا
لائے۔ کوہ رگد حساب کے بلکہ

باشد اذ نفریں بر و انباء رہا
از گلتان حیا کش پر بریخت
در جہاں جا نش تھن تھن می کند
از کشیدن لپک نبا یہ شد ملول
وال فضولی از جہولی کردہ
چوں بی لگفتی بہ تن تبلیغ میا ش
حاصلاش گراہی و خذ لاں بود
وزہمہ کا رجہاں آزاد باش
رہبر سے بر تانمانی۔ بر زمیں
کو شمشے کن لپس ممان از دیگران
ہر دش از دیدہ چوں باراں بود
ورنہ در رہ سخت میں کار خویش
کر بیلے آل گشتہ خوار روز بیوں

درہ بیان ترک خود رائی و خود ستانی

تا تو ان دل بدست اُرے پسر
از ہمہ بر سر نیں ای چوں کلاہ
قصیدہ جاں کر دا آنکہ او آر است تن
در تکلف مرد را بود اساس
در جہاں فرزند آسائش بود
بہرہ از بیش و شادی بود شش
ہر کہ خود را کم زند مرد آں بود

ہر کہ گردن می کشد زیں بارہا
چوں شتر مرغ آنکہ از بارش گریخت
ہر کہ بارش را تھن می کند
کر دہ بار امانت پیہ رافت بول
روز اُول خود فضولی کردہ
جنہش کن اے پسرا فافل میا ش
ہر کہ اندر طاعنش کلساں بود
وقت طاعت تیز روچوں باد باش
راہ پر خوف سوت و دنہ داں درمیں
منزلت دور سوت و بارت لپس گران
ہر کہ در رہ از گران باراں بود
لا شہ دار می بک کن بار خوبیش
چیت بارت؟ جیفہ و نیائے دوں

درہ بیان ترک خود رائی و خود ستانی

صرچہ آرائی بدستارے پسر
تائیگیری ترک عز و مال وجاه
نیست مردی خویش را آر استن
نیست بر تن بہترانہ نقوی لباس
ہر کہ اد دیند آرائش بود
عاقبت جز نام رادی نبو دش
خود ستانی پیشہ شیطان بود

جیسے مردار خوار۔ ذیلیں ذوق خستہ ہوں خود رائی کسی کی نہ انا خود ستانی۔ خود اپنی تعریف کرنا ستر۔ یعنی خود رائی سے یہ بہتر ہو کر کسی کا دل ہو لے دستار۔ عمار
تک۔ جھوڑنا نعمہ جان کر۔ یعنی نہ سنا بھی رہت کو مارڈ رہن جسم بھن جسم بھنی۔ پہنہ ہارنی اس اس بنیاد بند۔ نکرنا مرادی۔ یعنی اتنے کے نظر سے خودی
خود رائی نہ۔ اسے آنکو کسی شور منہ کے

لله ملعون۔ پہنچانا بولا لاجرم۔ حال از تو اضعیت یعنی انکار کی وجہ سے مقی انان
معکبری۔ بکر بمقبل۔ باخت

ستغفیری۔ تو بکرنا عزیز۔

باعزت استغفار۔ معافی چاہنا۔

اکلکار۔ تکریز کرنا و آن۔ یعنی

شی میں متابہ تو بھڑا۔ ہو

خوش سرکشی کرنا ہر تو توڑا

جاتا ہر لمحہ آنے۔ ایک

جمع علامت بہان۔ ابل

ک جمع بیرون آجی۔ اعلیٰ

بکر کسائی۔ یعنی دوسرے

وکل ختم۔ بع

حکایت۔

نجاشش

فتن مخلوق

عبدود خدا بخوبی۔

در زمین

بزرگی خونے بدہ بڑی

حکایت نہ اذ انان۔ افع

تو وہی ہر جسم میں انس اور

مجت کا مادہ ہو۔

لکھ جیلک۔ ذین جیل

ستخ۔ بچڑخانے۔ بچڑخانے

کا کھا ہر وقت گوشت کو دیتا

ہو لیکن کھانہں سکتا اسی

طرح جیل کے پاس ال ہوتا ہے

اور وہ اس سے فائدہ نہیں

۱۶

تا قیامت گشت ملعول لا حبَّر م
نو رو نار از سرکشی گم می شود
گشت مقبل آدم از مستغفری
خوار شد شیطان چو استکبار کرد
خوش چوں سر بر کشد پیش کند

گفت شیطان من ز آدم بہت سر م
از تو اضع خاک مردم می شود
راندہ شدرا از مستکبری
شد عزیز آدم چو استغفار کرد
دانہ پست افته نہ برد ستش کند

در بیان اثراں میان

با تو گویم تابی با بی آجی
باشد اندر جتنی عیب کسائی
آنکه امید سخاوت داشتن
یعنی قدرش بر در معبد نیت
کارا و پیوستہ بدروئی بود
مردم بدخونہ ازان ایں بود
وال بخیلک شکه از سکان مسلح است
پیشہ افتادہ زیر پائے پسیل
تیانیا شنی از شمارہ ایکسان

پارچه اسخان ابھی
عیب خود را بدند بینید در جهان
نحو مدخل اندر دل خود کا شق
ہر کہ خلق از خلق او خوش نیت
ہر کہ اور اپیشہ بد خونی بود
خونے بد در تن بلانے جاں بو و
بخل شاخ از درخت دونخ است
روئے جنت را کجا بینید بخیل
باش از بخل بخیل لام بر کر ان

در بیان حاویت

باز باید داشتن دست از دوچیز
تا بلاہ را بانشد با تو کار
با تو زو آکر دزہر سو صت د بلا
ہر کجا باشد بود اندہ اماں
تارہی از هر بلا و هر خطرے

از بلا تارستہ گردی اے عزیز
رو تو دست از نفس و دنیا باز دا
گر بحرص و آز گردی بستلا
آنکہ بود یعنی نقدش در میان
نفس و دنیا را رہا کن اے پسر

حائل کرنا ہر کس کنارہ ۵۰۰ مایتیں بیسیتوں سے جھینکا رہتے ہچا ہوا آز۔ یعنی دو باوس سے بے تعلق رہ رہا۔ یعنی اس طرح زندگی کذا کر
نفس اور دنیا سے بے حق۔ وہ آنے لائی رہ آرہ جو بکل صد۔ تو میان۔ جیانی ایں۔ حفاظت رہا کن۔ چوڑی سے رہی۔ تو جھنکا را پلے خطر خطرے

لہ بساکس بہت سے آدمی زارِ ذیں زارِ غافر
مرغ پرندہ دام بمال صفائد اسکاری بود و نایو د بولانہ بونا شم شمار کر قبہ غصہ
جیس مطہن آزار تخلیف
یادی مدد فریادرس فریاد کو
پہنچنے والا تھے کہ اگر اور
عذر شش بخواہ معافی اگلے
خصمِ خجالت عصمه گاہ بینی
سیدان قیامت غنا بے نیا ہی
ذکریں احسانات والیں
یعنی اللہ تعالیٰ تھے تھوڑے
پر صبر دلش بمحظی ناسیز
نالائی رہا پیر درودی
شرف بیل جو شہ
سبکس اسی
بلکا بن
از تبر کا بنا
از روزگار ہے
تھے دادگر انعام کرنے پا
زیرہ سنت کر کر در ہر کر یعنی
جو سخت پر خود جھی عمل کرتا ہے
دوسرے اس کی فضیحت ہے
کار بند ہرتے ہیں ملوں
رجیحہ ہر جو یعنی شرعاً
جن بات کو سند نکرے ذمہ
جدا رہ آصواب دوسرے اس
پہنچے ٹھنڈے مطلب دلچسپی
رسنگلاری چیلکارا یادگر

در بلا افتاد و گشت از عتم نزار
آمد و در دامِ صیاد او فتاد
بود و نایو د جہاں بیکسر شمر
در پیے آزار ہر مومن میا ش
زانکہ بیو د جز خدا فریادرس
تباشد خصم تو در عصمه گاہ
در قناعت می تو انش یا فتن
حر غنا خواہ کے از ذوق لفہن

در بیان عقل عاقلاں

ہر کہ اعقل سست و داشت امی عزیز
کا رخود باناسنہ انکندر رہا
عقل داری میں بیل بدکاری مکن
ہر کہ از حلم دل روشن بود
تاشوی پیش از ہمس از روزگار
تا تو باشی در زمانہ دادگر
ہر کہ پر پسند خود آمد استوار
ہر کہ از گفتار خود باشد ملول
ہرچہ باشد در شریعت ناپسند
تصاویر کار مینی سے بسرا

دور باید بود نش از چارچیز
مرد می نکن د بجا نئے ناسنہ
زیں چو گنہ ششی سبکس اسی مکن
در زمانہ با صلاح تن بود
دست بزمان و ممک بکشادہ دار
زیر دستاں رانکو دار اے پسرا
پسند اور اد بگراں بند مذکار
قول اور اد بگرے نکن د قبول
دور باش از فے چو هستی ہو شمند
بر مراد خود مکن کار لے پسرا

در بیان رستگاری

سہیت بیشک رستگاری درستہ چیز
باتو گویم یاد گیرش اے عزیز
دو م آمد جتن قوتِ حلال

یاد کہ نداحب لال۔ اللہ قوت۔ روزی

ز میشکی ما است آنچه این شاهزاده دارد است
دوستی و امدادی داشت همه کشوری جهان
و رکنی پیشکش نمود و پیشنهاد نمود است
بیکبار از شکر خدا پیرا شد
ماچه خواهی کرد و ان این هر دار را
اسکه پسربا هر دگار صحت دارد
بعد از ای دوستی و حضرت پرده گیر

بِكَمْلَةِ الْمُؤْمِنِينَ وَلَا يَرْجِعُونَ
وَلَا يَرْجِعُونَ إِلَيْهِمْ مِمَّا
لَمْ يُنْهَا رُغْبَةٌ فِي أَنْفُسِهِمْ
لَا يَرْجِعُونَ

دُرِّيْكَانْ شِنْجِيلْ

گرچہ خیرداری نیز مدل و داد حق
در تفاوت افلاں گذراں آتیا هم را
هر چشم آمد ایں دل بسی روح را
کے پرستی کا خواہ بیوی ایشت بود
اندر ایں دھرم ہند ہم شیطان شوی
تا بیانی درد و عالم آبروی
ذکر یے اخلاص کے باشد درست
تو نہایت ایں سخن را از گرفت
ذکر خاصیاں باشد از دل بیان
ہر کہ ذاکر نہست او خاص بپور
واندر ایں یک شرط دیگر حرمت است
ہفت اعضا هست ذاکر کے پیش
باندور آیات او نگیرست

بایش و را کم اسکن پیش رویداد و عصی
بایش دارانه و کرده بینه و شامه
بایش آمد بکار ایل رون را
بایش که میوش جا نشست بود
بایش تکانی از جان میوشی
بیمنا ذکر خواهد بسیار گوی
ذکر اخلاقی می باشد که نشست
ذکر سه روزه باشد که خلافت
بایش اینکه اخلاقی نمی باشد
ذکر اخلاقی اینکه بایش است
ذکر اینکه بایش بایش است

لہنی اللہ کے بین ہیں مکہ مسیح بندھو تھے۔ پوشریدہ مراد ذکر رکھ جائی ہے اس ساتھ لطفائیت جاری ہو جاتے ہیں ذاکر ذکر کرنے والا خاتم۔ نوٹے میں ٹراہوا ذکر ہے قبیلہ
سخا و ذکر کرنے والے ایسا ایک جو اپنے دامن کا معنی ذکر حشمت یعنی آنکھ کا ذکر ہے جو ہر ہی کردہ اللہ کے درستھے
کہ اس کی تجویز کی انسانی تحریر۔ میرزا جو خدا کریم یاد رکھا۔

لہ یادی۔ مرد خویشاں۔ اپنے لوگ زیارت۔ لاقات۔ استماع۔ مذاکر کرنا کوش۔ کوش کرنا کوش۔ یعنی تیرے دل کا ذکر یہ کہ اس میں اللہ کا شوق ہو کوش۔ یعنی دل میں خدا کو شوق کرنا کوش۔ یعنی پیار، بُر تا بُر، بُر تا بُر۔ نادانی دا کم، جس بُر جس بُر، نادانی دا کم۔

۱۴

لسان۔ زبان مغلستان
یعنی آخرت کی دوست سے
بخوبی مدام، ہمیشہ حمد،
تو بیت خالی۔ پیدا کرنے والا
لہ سر تسریں بالکل بت
بونکھ کر کھان، اللہ باہان
گناہوں سے پاک بندے
نیک۔ جھلکا داد رضاصل
کر نیوال بخشش کرنے والا
شکیتی۔ صبر تقویت۔ یعنی

با جگہ خداوند کے
زندگی درست
عنت خفت
بُر تا بُر، عادت نہ تجہی
بُری سرست

بُریت نہیں، نادانی
کم بُر کشت۔ بہت
بُر جسم کیجی۔ کینہ پروری
کے ساتھ جمعت۔ تکڑ
خشم۔ غصہ فروختران۔
کل لینا۔ عتمت۔ عادت
کم کردا۔ چکرنا۔ لگا خصال۔
خصلت کی جمع عادت
نیت۔ بُر افعال۔ کام
نیت۔ غل کردا۔

لذکر پا خویشاں، پارش کر دلہ سست
تا قوانی اذکر و مشپعا دار ذکر کوش
کوش تا ایں ذکر گرد و حاصلہ سست
کے حلا و نی پا پیدا ذکر الہ
ہر کر ایں خیست سست از مغلستان
تا کس شد حقی برخ تھیس سا مدام
عمر تا پیدا پیدا ذکر لیسی
رما کم کا کال را ایں پیدا پیدا ذکر لیسی
لذکر مجلیساں فخر پذکر کر دگر

پار ملی ہر عاجز آمد ذکر دلہ سست
استماع قولِ رحمٰن ذکر گر کوش
اشتیاری حق بود ذکر دلہ سست
آنکہ از جہل سست دا نئم در گناہ
خواندن قرآن بود ذکر کسائی
شکر نعمتہای حق می کرن مدام
حمد خالق بر زبان دار اسے پیسر
لذکر مجلیساں فخر پذکر کر دگر

لذکر ملک

برہمہ کس نیک باشد خوار پیسی
اول آں باشد کمیا شی دا دکھ
با شکر بایں تھر تھر کر دلہ سست

لذکر ملک

چار چیز دیگر اے نیکو سر شست
ناں چہار اول حسد کمی بیو و
خشم را دیگر فرو ناخور دلہ سست
اے پیسر کم گرد گرد ایں خصال
نکل وغش بلکذار چوں زر پاک شو
حرص بلکذار و قناعت پیشہ کم
بامجتہاں باش دا نئم ہمیشیں

غش۔ ملاوٹ فارگری۔ بعنی دکھنے لائے پیشہ کم۔ عادت بنانا مذکوریں۔ سوچ دا نئم، ہمیشہ اعتماد۔ عدو کی جمع، غش۔

دریان سعادت و نصیحت

شرح ایں ہر چار بیسوائے خلیل
باشدش تدبیر را بادوستاں
صبردار دار از جفا کے نا سراتے
در جهان باشد بد شمن ساز کار
دان که از اهل سعادت گشتہ
پار باشد دولت بیٹھ بکیر تو
بخت و دولت زوفرا کے میند
گر تو ای کشت اور ابا شکر
گر بھی خواہی کہ یا بی عیش خوش
بر نہ بندی رخت ز اخبار زیہما
با پیش کس پندر خود ضائع مکن
جند کردن بہراویے حاصل است
شکے تو اند پا ز گردانند قصنا
کار خود را سر لیس و بیان کند
ر دز اوجوں تیرہ شب گرد دتباہ

بر سعادت چار چیز آمد و بیل
از سعادت هر کرا باشد نشان
هر کرا باشد سعادت رہنائے
هر کرا بخت و سعادت گشت پار
کر تو خود نا تیر ہوا را کش
کر بود پادوستان تد بیر تو
از سر خود هر که کارے میکند
مشکن خود و رانی پیدا نہ دیر
تمانی جور نا اهلان بخش
چولی ترا آمد مقامے سازگار
دل نصیحت آں که نیزه پر دسخون
خوبی پرده انیک کر دن مشکلست
بندہ را کر نیست در کار پر رضا
هر که او استیزه با سلطان کند
هر که او با غی شود از بادشاه

دیکان علامہ مفتی مدنی

یادگیرش گرتو شن خاطری
پس بجا هی دادن سکم وزرت
در حقیقت مد بر است آن بوقصو
هرست از ای مُدبر جهان رانفرت

چار چیز آمد نشان مُدبری
مُدبری یا شد با بله مشورت
هر که پندر دوستان نکند قبول
پندر که از دنیا نگیرد عربت

لی، گنجی در اطراف طبیعت، خیال ابله، بیرونیت عجیب، نادان رست، یعنی اپنای سونا پند، لضیحت بولفهضویل، بیهوده بعترت، دوسز نکودکی کر نصیحت
حاجی مصلح رکنا.

سیکت۔ جلد کے بود۔ کب ہو مقابلہ۔ قبل کی جمع نیک بخت تر۔ یعنی مال دوت
مکفت۔ ما تھبہ سر اتنے
فضور بخوبی تھت۔ تباہ رجھتے
نصیحت سے اور تاریخ بکر
تعلق منقطع رہتا ہو تو نہ تھا
لے ہترے۔ یعنی دوسروں کے
حوال سے نصیحت حاصل کرو
ہگا ہی۔ واقعیت اور اپنے پت
پھرنا فاطع تعلق کرنا معتبر
یعنی قابل قدر خود جیغہ دیکھ
یعنی بخار ہر خصم دشمن نہ کش
رنجیدہ چارچوی۔ یعنی جو چیز
چیز جو بخار ہوئی
اور گرس کو
ٹراں ہمہ پھیلائیے
تھا۔ ہرگز عدو دشمن
لے نہیں کوچ یعنی دشمن کو
اک خیر سمجھے گا تو ایک زایک
بن اس کی وجہ سے گھر سے بکھر
ہونا پڑے یکاذہ آتش۔ یعنی
ایک چنگاری عالم کو جلا دانی
ہو انک۔ تھوڑا خوار ذہل
قدس مرتبہ۔ آج۔ مرض
غمزوگی۔ یعنی علاج بے چالی
لا علاج ہونا درد۔ یعنی درسر
کا علاج نکیا جائے تو انہیں

دیو ملعون شیک گمراہ کہت
آپنخان کس کے بود از مقابلہ
میکند اسراف می ساز دلعت
از جہاں است۔ بکسلد پیوندر ا
تانباشی از شمار مدبلاں
نزد او ادبار گمراہ را ہی بود

مشورت ہر کس کہ با ابلکہ کند
آنکہ مال وزردہ باحبت الہاں
زرجو جاہل را ہمی آپد بکفت
نشود از دوست مُدبر پسند را
عمرتے گیرا ز زمانہ اے جوان
ہر کراز غفتہ ل آگاہی بود

در بیان آنکہ جہا رجیز راحقہ نباشد سکر
می ناید خرد لین و دل نظر
باز بیماری کزو دل ناخوش است
ایں ہمہ تا خرد نہ ناید ترا
از بلائے او کند روزے نفیر
بینی ازوے عالمے را سوختہ
زانکہ دار دعلم قدر بے شمار
ورثہ بیانی عجیز در بیچارگی
خوف آں باشد کہ بر گرد دھرام
پیش ازال کن پادر آئی اے پسر
ولائے آں ساعت کگیر دالہاب

چار چیز آمد بزرگ و مقتبس
زال یکے خصم دیگر آتش شستہ
چار می دالش کہ آرا ید ترا
ہر کہ در پیش عدو باشد حقیر
ذره آتش چو شد افر و خستہ
علم اگر انک بود خوارش مدار
رنج انک رائجن عن خوارگی
در دسر اگر خوید س علاج
پاش از قول مخالفت پڑھذر
آتش انک تو ان کشن بن باپ

در بیان مدقت خشم و محض
چارو بگرام شود موجود بیز
خشم رانک دل پیشانی علاج
حلل آپد خواری از کاہل تنی

اے پسر ہر کس کہ دار دچار پیز
عاقبت رسوانی آپد از بچاچ
پے گماں از گزیز دشمنی

پھل ہو سکتا از پیچنے۔ محتاط از پادر آئی۔ تو اندھا ہو گئے آتے۔ پالی دلتے۔ بائے ساعت۔ وقت التہاب۔ پیشے ادا نہیں۔ بیان خشم۔ غصہ سے پہر
یعنی آئندہ بیان کیجا یوں چار چیزوں سے پیدا ہوئی ہیں علاج۔ چینا پیشانی۔ شرمنگی کہر۔ تکہر خواری۔ ذلت کاہل تن۔ بست بدن۔

پندہار شوگی اور رسوا شود
پھر پیشہ کا نسل بخود رکھ لے
دو ستمال گردندا خود مشتمل
آپہار خواری پیامبر تپشتم
پھر پیشہ کو پسخانائی لے
پھر آڑھ مکھ اور کلکاٹھ خوش

چوں چوچی دار میاں کیم کیم کیم کیم
خود را چوچکے نہ لایں تیا سی
کاشت از کھر بالا گردش
کیا زندگی را کھر کیا زندگی پیش
کیا زندگی کیا زندگی کیا زندگی
کیا زندگی کیا زندگی کیا زندگی

شیخ مکہ کی نسبت
شیخ مکہ کی نسبت

لَهُمْ مَا سَأَلُوا وَلَا زَانُوهُمْ
وَلَا يُنْهَا عَنِ الْمُحَاجَةِ
إِنَّمَا يُنْهَا عَنِ الْمُحَاجَةِ
الَّذِينَ لَا يَعْلَمُونَ
لَهُمْ مَا سَأَلُوا وَلَا زَانُوهُمْ
وَلَا يُنْهَا عَنِ الْمُحَاجَةِ
إِنَّمَا يُنْهَا عَنِ الْمُحَاجَةِ
الَّذِينَ لَا يَعْلَمُونَ
لَهُمْ مَا سَأَلُوا وَلَا زَانُوهُمْ
وَلَا يُنْهَا عَنِ الْمُحَاجَةِ
إِنَّمَا يُنْهَا عَنِ الْمُحَاجَةِ
الَّذِينَ لَا يَعْلَمُونَ

لکھاں کیا ہے
لکھاں کیا ہے

چوں کا سخنہ بیدھی یاد میپڑا رہے علماء
اویں عالم دین پرست گئی یاد پر جھٹکاں
لشمنہ از شکر کرنا عالم گئی شود

خواهی خواهی از تپکار پر کشیده شد
دکتری خود را در شهر کنگره می خورد که
و نیز از پس از سینما کا طی شود

روح کا لکھنا تو 50 جوں اور ایسی ہوائی طرح گز بجا شام کمکمل نہ آتی۔ لہذا کارڈ نش سمجھے تردد بمقابلہ اذ غسل بعضی دین عمل سے خوبصورت، بنتلے پر سبز نہوںی

60291

لئے گو شاہ بہان میں شکر ناگزین۔ چنی اور لفڑی ای اشتری اس کا زد و سدا کا۔ سب بھے جوڑہ اُن کی دلخواہ تیار بے عقل میں
کام ہیں لے سکتا ہے پیش۔ یعنی بے عقل سے عمل

جواب

لئے گو شاہ بہان میں شکر ناگزین۔ چنی اور لفڑی ای اشتری اس کا زد و سدا کا۔ سب بھے جوڑہ اُن کی دلخواہ تیار بے عقل میں
کام ہیں لے سکتا ہے پیش۔ یعنی بے عقل سے عمل

بیٹھے عکلی رہا اپنی ایک کمی فشنگر دیا
تکہ ملکہ نہیں۔ یعنی اپنی ایک کمی
بے عقل سے علاج ہوں
جس خود آکے اپنی ملک نہیں
کاٹ کر رہا۔ ملک اپنے بھتے
دیکھنے والا صدیق نہیں
کوئی کامیابی کرنے والا
اسی وجہ سے اپنے کامیابی کرنے والا
بے عقل سے علاج ہوں

ہست و ایش را کمالات از خرد
شکر نعمت را کمالے مسید ہے
شکر ناگزین زوال نعمت است
علم را بے عقل تھوا را کارہ بستے
بے خرد و ایش د بال سستے اس پیر
ہر کوئی علیحدہ ارادہ در خود دے رہا ہے

از محال است سمعتے یار آور دشمن
ماں کو پیر کے بھتھر جردن از کسی طال
پھر لکھ رکر دا مذقتھا شد کہ اپنے بیا
ڈھنڈ کر کھوتے کرنا اپنی سانشی
پوکیا ملما منہشی کے پیارے بیوے
جنوں پیچ کھونی کھکھلنا از خوش

چار پیشست آنکھ بعدهاڑہ فشن
چھوں حدیث رشت ناگہ بز بیان
با ز جھوں آرد حدیث گفتہ را
باز شکے گرد جو قبر اندھی
ہر کوچھ کا نہ پیشھہ کھٹکا رش بود
تاش خفیتی کی تو ای خمیش

و رہ بیان بیکھست دا سکر دا شکر
چھوں بیو دیکھنے پہنچا پریز
پیچ کھس از خود شفہا را روشن کر د
ہر کوئی خواہد کہ باشد در اماں
می شندر کو غدر دا ارکی خسٹہ

غم را می داں میختہت ہر فتن
پیچ کھس از خود شفہا را روشن کر د
ہر کوئی خواہد کہ باشد در اماں
می شندر کو غدر دا ارکی خسٹہ

چار پیشست آنکھ بعدهاڑہ فشن
یار آنکھ کھکھلنا اس کی اسکھی
کھدی دا کیا چوڑیش اندھی پیش

چار پیشست آنکھ بعدهاڑہ فشن
غما مشتی را ہر کو ساز د پیش

کہ برخاتے سکھی سزد۔ مناسب ہے عنزیں۔ پیارا۔ نیز۔ بھر عالم آید یار بیوں۔ یاد گزد۔ دعویں۔ مدعیں۔ مدعیں۔ مدعیں۔
لیکن۔ انسان نہ ایش۔ فکر۔

چلا پل بکری۔ بھلانی
خلق۔ خلوق جود۔ عطف
کرم۔ بخشش بخوبی۔ باہوت
ملہ ہرگز۔ یعنی انسان
نیک اور بد اپنے ہی۔ نئے
کرنے ہے معمود۔ خدا تاؤانی
جب تک ہو سکے پڑھنے
پر خوت آتا۔ اگ سفر
در زخم خواہی۔ ذلت
ملہ رہبہ۔ چل دے

اہل میز جو اچھے

گشت ایمیں ہر کہ نیکی کر د فاش
شکر غستہ را دہدا فزوں تری
از سلامت کسوتے بر دوش کر د
ر و نکوئی کن تو با خلق جہاں
در میانِ خلق گرد فحتم
آس ہمہ می داں کہ با خود می کند
تا تو انی با سنا و جود باش
تا نہ سوز د مر ترا نا سفتر

گر سلامت باید ت خاموش باش
اڑ سینا و سٹھ مر دیا بد سروری
ہر کہ او شد ساکت و خاموش کر د
اگر بھی خواہی کہ باشی در اماں
ہر کہ اعادت شود جود و کرم
ہر کہ کار پیک یا پید می کند
اے برادر بستہ معیود باش
باش از بخل بخیلاں پُر حذر

در بیان چیزیں کے خواری آردا

لشوداں نکتہ جزو اہل میستہ
بیندا و چار دگر بے اختیار
ماند تہشا ہر کہ استخفاف کر د
عاقبت رو نے پشمیانی خورد
بر دش آحسن لشیند بارہا
دوستاں بیٹک کند از وے فرار

چار چیزیں بر دہدا ز چار چیزیں
ہر کہ ز و صادر شود ایں چار کار
چوں سوال آورد گرد خوار مرد
ہر کہ در پایا ان کارے سنگر د
ہر کہ نکند اختیاط کار پا
ہر کہ گشت از خوئے بدن اساز گار

در بیان آپچہ آدمی راشکت آردا

باتو گویم گوش دارے حق پرست
جرم بے حد و عنیاں پڑھ قطار
ہر دش از غصہ خوں آشام شد
خیرہ گرد ہر دوچشم روشنیش
در زمانہ زاری کارش بود

آدمی را چار چیز آردو شکست
دشمن بسیار و وائم بے شمار
وائے میکنے کے غرق و ام شد
ہر کرا بسیار باشد دشمنش
ہر کرا اطفال بسیار ش بود

بڑے میں فتن کریں
صادر شود
بودے سوال
آوردن۔ ما بگنا خوار
ذمیں استھفات۔ تو میں
پایاں۔ انجام عاقبت
انجام کار اختیاط۔ بچاؤ
آوار۔ بوجہ ناس زکار
نامران فرآ۔ بھاگن
سلہ لکھت۔ مار
خوش دار۔ میں لے و آتم
فرض خیم۔ خطاعیں۔
بال پچ پر قلہ۔ یعنی

بہت غرق و ام۔ و اس میں ڈوبا ہوا آشام پینے والا خیرہ۔ بے فور زار۔ ذمیں

ایمن۔ اظیان اکبر پیروں
صحبت۔ ساتھ مکر جالا کی
کئے کندہ۔ کب کرے کریم۔
سچی یعنی اللہ سیم۔ سالم
لے بجا آورون۔ کرنا
والدین۔ یعنی اپنے انہاں
خلق نامراہ۔ محتاج افسان
ی فزاید۔ بڑھائے بشو۔
مُن۔ آواز خوش۔ یعنی آواز
جال۔ غوصوی ماه وش۔
چاند جیسا۔ یعنی الجی

بر مراد دل



درپیان صفت زنان و صبیان

بگوش دارش با تو گویم سر لبسر
ساده دل را بس خطا باشد خطا
صحبت صبیان از یہا بدترست
کے کند دشمن بغیر از دشمنی

چار چیز است از خطاباً لے پس
اول از زن داشتن چشم وفا
ایمنی زابلہ خطابے دیگرست
چارمی از مکر دشمن ایمنی

درپیان عطاءے حق

با تو گویم باد گیرش اے سلیم
والدین از خوبیش رحمی کردن است
چارمی یعنی بحقیقت نامرا د

چار چیز است از عطاهاۓ کریم
فرض حق اول بجا آوردن است
حکم دیگر چیزیت با شیطان جہاد

درپیان آنکہ عمر زیادہ کند

ایں لصیحت بشنو لے جان عزیز
وانگجه و بدن جمال ماه وش
می فرا پد عمر مردم را زان
در تقا افز و غیث حاصل بود

می فرا پد عمر مرداز چار چیزیت
اول آوردن بگوش آواز خوش
سوم آمد ایمنی برمال و جاں
آنکہ کارش بر مراد دل بود

درپیان آنکہ عمر را بکا ہد

باد دارش چوں شنیدی لے عزیز
پس غربی و انجھے آنج دراز
عمر او بیشک بکا ہد اے پس
عمر را ایہا ہمی دارد زیاں
کار او بہ نظر دیگر ساں بود
کن سہہ دار دخداشت درا ماں

عمر مردم را بکا ہد پنج چیزیت
شد پکے زاں آنج در پیری نیاز
ہر کہ او بر مردہ انداز دل نظر
چھم آمد ترس و بیم از دشمناں
ہر کہ او نا دشمناں ترساں بود
از خدا ترس و مدرس از دشمناں

زرس۔ ذر مترس۔ ذر خدایت۔ یعنی تجھے خدا آں حافظت۔

لند فارس خوبی نگاہ دار، بادشاہت بخوبی خود امیر حاکم عطا کرے۔ یعنی سلطنت کے کاموں سے ذمہ برپا ہیں۔ بیرٹشی یعنی برٹشی کی خیانت بادشاہ کو رنج پہنچاتی ہے آئیبر، قیدی تھیر، ایبر سردار، شور، نظم اکم، رنج زیر و زبر۔ ہم و بالا خلل نفسان کا ثب منشی

۲۶

دُرپیانِ باعثتِ زوالِ سلطنت

باتومی گوئے ولے دارش نگاہ
و سمجھ آں غفت کد باشد دروز پر
پد بود گر قوت نے بایا پدا سیم
یاد مشہر رازیں سپیا یاد شہ الم
ملک سپہ شہزادہ پو و نبیر و نزیر
عاقبت اشار رنج دل سلطان بود
در و لایتھ قلنہا گرد و جد پید
و سستہ بیڑاں از ستم کو تہ بود
یاد مشہر راز و بود رنگ کیشیر
ملک ویراں گر داداں ہر ناپکار

چار پیڑا آمد فسا و پادشاہ
اول امیر شہت بخوبی سیم
ریچ شہر پا شد خیا شستہ در دپیر
چوں کی تھیر در الک دشہ بیبر سکے ستم
چوں افکر دنیو بچہ خسیر
گر نظر دو کھا سپیا و بیوالا بود
گرا بیڑاں راشود قوت پدر پید
چوں جعل احتت در و جو و شہ بود
گر نباشد واقعہ و دانا و زیر
گر ندارد شہ سیاست را پکار

دُرپیانِ آنکہ آبر و نریہ و

مانہ ریزدا آبر و بیست در نظر
زانکہ گردی از دروغ غت بے فرع
آبر و سکھ خود بیزد بے گماں
گر پریزدا آبر و بیزد بے عجس بے
کو سپکساری بیزدا آبر و سی
وز حماقت آبر و سے خود هری
دا گما خلق نکوئی باید سست
ز آبر و سے خوبیش بیزاری کن
تا نگر دادا آبر و بیست ب آن بھوئی

دو ربانی از پیغ خصلت اے پیر
او لاکم گولی با هر دم دروغ
ہر کہ استیزہ کند با فہر ان
پیش مردم ہر کہ را بخود او سے
از سپکسراں میاشا اے بخونی
اے پیر با فہر ان کیتہ استیز
گر تعالیم آبر و می باید سست
ہر کہ آپنگ سپکسرا می کند
چوڑھہ بیٹھ راست با مردم گوئی

دیوان - دفتر اسیران -

اسیر ک جن قیدی دلایت

سلطنت حب تیڈ - نیا

۲۵ صلات - نیکی بیرون

سرداران کیشیر - لہتا

سیاست - تدبیر - تابکار -

نادہل آبہ - غرست

غصت - غادت

دریکرد - دہنستہ

نم و یعنی نکہ بے وزغ

بے دنی تیزہ -

جنہت - جہتستہ

بیان - بیان

پیش مارہ - یعنی

جو آدمیوں کے ساتھ

ادب سے نہ رہے گا

اپنی آبر و ریزی کرے گا

عجب - تعجب سپکسرا

اوچھا آدمی کہتے استیز

ڈاٹھات بے وقتوں

۳۰ نام - جہان

دانہ - بیٹھہ شلن

اخلاق - تہذیت - فتنہ

بیز آرمی - ملائیں

حدت - تاسیں بکی بات - آب تجوہ - ہر کا پالی جو بے شہی میں مشور ہے

حدت - تاسیں بکی بات - آب تجوہ - ہر کا پالی جو بے شہی میں مشور ہے

حدت - تاسیں بکی بات - آب تجوہ - ہر کا پالی جو بے شہی میں مشور ہے

حدت - تاسیں بکی بات - آب تجوہ - ہر کا پالی جو بے شہی میں مشور ہے

از خلاف و از خیانت باش دور
اگر ہمی خواہی کہ گویند تھے نکو
تا نباشی در جہاں اندوں ہیں

در پہان آشکه آمکه و پیغمبر الکر

تابود بیوستہ در دستے تو نور
اے برادر بیچ کس را بد میگو
از حسد در در زگار کس بیس
پیش کو سمجھنے والا سخاوت
خشش خدا۔ مالداری
۷۳ بردباری۔ برداشت
آبرو۔ غذت چون جب
انسان ایسا فرش پورا کرتا ہے
جی ترزو۔ بے عقل ملعون
محض کار برا جھاتا
جنگ ستر
۷۴ فرس
بصوری دکھ
جیسے خدا رسکی
سر را ایسی دست
کے ہمی پیارا نہایا جرنے کر لے
شہزادہ اپنے بیگی دو کے
کار کھانا جوانوں اٹھا تھا بیگی
وہ بربے کی پرده دری نکار
بڑا خوش پیچ۔ بیچ
۷۵ آر بیکل ختم بادوت
جس بیگی کے ہر کوئی بخت
انسان درصل مزدہ ہے
قیامت صبرہ تو نکار۔ مل

می فرازید آبرداز تھے جسیست
در سخاوت کو شگرداری غنا
بُر دبارتی و وفاداری گنجیں
ہر کہ اور بحق بخشندا بدہ ہمی
چوں بکار بخوبیں عاصفہ بوڑہ
از سخاوت آبرداز فریل شود
ہر کہ اجھٹا بخشندا شخص شعر بود
باش دا نعم برد بار و با وشا
تابکا مدد را نہست از دشمن بہاں
تا نگر دسی پیش ہر دھم شیر سار
اے برادر پرداز ہر دھم مدد ر
با ہوائے دل مکن ز نہماں کار
تا زبانست باشد اے خواجہ دراز
قدر مردم راشناس لے محترم
ہر کرا قدرے باشد در جہاں
از قناعت ہر کرا بود نشان
بر عذرے خوبیں چوں یابی ظفر

لہ ترسکا۔ دُنے والا خون۔ عادتِ دال پر سرخ کار۔ پاکیاز لوگ جوی۔ نلاش کر بے آزار۔ نلاش نے دال فاش۔ مشہور تریاق۔ زہرہ زہر قاتل۔ ہلاک کرنے والا زہر دانیا میں۔ سمجھدار لوگ دہر۔ زمانہ خواجہ سردار ۲۵ نجات۔ بچاؤ خورد کس اے۔

۲۸

یعنی اگر کسے زہر خورد عملہ۔ سیم اور لام کو مانک پڑھا جائے گا، یعنی بے سے بہتر عمل سخا دست اور جہاں فرازی ہے۔ در۔ در دادا گرچہ یعنی نام خوبیوں کے باوجود اپنے کوکتھی بھنا چاہیے ۲۵ شد و خصلت نادال کی دو علاستیں

ہر سچوں سے

یاری اور

خوبیوں

سے غبہ

ناخوشی تخلیقیت

و تیک۔ لہ کا خرست بد

بری عادت فعل نکو

نیک کام حضور۔ سلمنے

راہت۔ راہ تو ظلت

تاریکی یعنی گناہ

کھڑک۔ روشنی،

یعنی نیک رہنا یعنی وہ شخص

جنے تیرے من پر تیری

بڑا فیظاً کی شکر چونکے

اس نئیکی کی طرف تیری

نیز باش از جمیش اٹھید وار
صحبت پر ہر بھگاراں می طلب
تاکہ گرد در تہر نام تو فاش
حرص و بعض و کینہ زہر قاتل اند
قاتل اند لے خواجہ نادانان چوزہر
خورد کس ار زہر کے یا بدحیات
در بروئے دوستاں بکشاوں است
خویش را کتر زہر نادال سکھ

دائمی یا شش از حق تر سکار
با قواضع باش و خون با ادب
بر دباری جوی و بے آزار باش
صہب و علم و حلم تریاق دل اند
پچھو تریاق اند دانایاں دہر
مردم از تریاق می یابد نجات
فرخ جملہ عملہ نان دادن است
گرچہ دانا یا شش و اہل ہستہ

دریان علمت نادال

صحبت صبیاں و رعنیت باز ناں

شند دو خصلت مرد نادال راشاں

دریان صفت زندگانی

مرد را از خوبے بد گردد پد یہ
مردہ بیدانش کہ نبود زندہ او
می ناید راہت از ظلت بہور
شکرا و می یا بد آ وردن بجا می
خلق نیکو شرم نیکو تر لباس
از طبیعت حاذق و از یار غار
راز خود را نیز با ایشان مسکوی
گرد او ہرگز مگرداے ہو شمند
دور دار از خود کہ باشی نیکنام
دل کشاده دار و نسبی کم مای

ناخوشی در زندگانی آے ولید
آنکہ بود مرد را افضل نکو
ہر کہ گوید عیوب تو اندر حضور
مر ترا ہر کس کہ باشد رہہ نما می
مر خردمندان عالم راشنا س
حال خود را از دو کس پہاں مدار
تا تو ای باز تاں صحبت محوسی
انچہ اند ر شرع باشد ناپسند
ہر چہ را کر دست حق بر تو حرام
چونکہ روزی بر تو بکشا پید خدای

رہنمائی کی ہر مرخد میں ای عقل مندی کی شناخت عمده اخلاق اور شرم و حیا کا لباس ہے نیکوتر۔ بہت زیادہ نیک پہاں مدار نچھا حاذق۔ یا
یار فار بخلص دوست تا تو ای۔ جتنا بھی تجوہ ہے ہو سکے رات۔ یعنی عورتوں سے اپنارا ذذ کہہ شرع۔ شریعت گرد او۔ یعنی اس کام کے قریب بھی جا
جھ نہ کر۔ جو ای کہنا آ۔ یعنی نہ کہنا۔ ای کہنا۔

لہ تازہ ترہ - ہنس کھا آئی - بیرے جھال برخور روت ہے زڈ کیونکہ وہ سین وقت سے آگے پیچے نہیں آ سکتی ہے غل - کیند غش کھوٹ
مکیہ کم کن - بھروسہ نہ کر کر دار عمل دل بنہ - بھروسہ خلٰ - افلان خلٰ - مخلوق فرد تر - کشتر دا تم - ہمیشہ خلف - بعد میں آنے والا
سلف - پہلے گذرنے والا
یعنی بزرگان دین کفت - باقاعدہ
۳۵ اسیز - تیدی بنتہ
یعنی اُس کو غلام سمجھ ناکس
کینہ دستگاہ - طاقت حاجت
ضرورت ذرہ نہ مداہدہ دریجی
یعنی ملاقات کے وقت اس
سے بات چیت نہ کرتا تو انی
یعنی کسی بے دوقون کے کام
میں نہ پڑا اگر بروقت سے
بجهوی میں کام لینا پڑا
تو اس کو زیادہ
نہ فوائد بخواہ

تابود نامِ تو در عالم سخنی
چونکہ وقت آئید نہ گردوبیش اپس
تا تو افی کینہ در سینہ مدار
دل پسہ بر رحمتِ جبارِ خوبیش
خلوقِ خلوقِ نیک را دارند دوست
کیں بود آرائشِ اہل سلفت
گرچہ آزاد است اور ابندہ گیر
حاجتِ خود را ازو سہر گزِ محواہ
در بہ طینیِ ہم مپرس ازوے خیر
کار فرمابیش اولے مکتسر نواز

تازہ روی و خوش سخن باشی اخی
بر محور انزوہ مرگ اے بو الہوس
دل ز غل و غش ہمیشہ پاک دار
تیکیہ کم کن خواجہ بر کر دار خویش
بہتریں چڑے بود خلیق نکوست
رو فرو تراش دامم اے خلفت
آنکہ باشد در گفت سہوت اسیز
گر تو بینی نا کے را دستگاہ
بُر در ناکس قدم ہر گز مسبسے
تا تو افی کارِ بلہ را مسناز

در سیان احتراز ازو سمناں

تمانہ بینی سمجھتے از رو ز گار
۳۵ دوست
سخت گر داندہ پشت - یعنی
تجھے تفعیع تعلق کریں گے
بہترین - یعنی اگر تو بمانا
چاہتا ہے کہ کس کو بہترین
خصلت حاصل ہو تو بھجو
وہ شخص جوانصاف کرے
اور بھر بھی اپنا قرعہ بین کا
سمتی نہ ہو چوں - یعنی بیٹھی
بات دینے سے بھی بہتر
۴۵ حریر ریشیں پکڑا

تمانہ بینی سمجھتے از رو ز گار
وامگھے از صحبتِ ناداں دوست
پارِ ناداں را ز خود ہجور دار
ور بجومی از تو گر داندہ پشت
آنکہ دا انفهاف و انها فش نخواست
بے بود ز انش کہ پوشانی حیر
تلخ باشد وز شکر شیریں ترست
زندگانی تلخ دارد بے گماں
دانکہ اونا پاک زاد است اے عزیز
باش دامم ہمیشین نزیر کان

از دوکس پر بیز کن اے ہوشیار
اول از دشن کم او استیزہ روست
خوبیش را ز نز د دشن دور دار
اے پسکم گوئی با مردم در قشی
بہتریں خصلت اگر دا فیکراست
چوں حد بیث خوب گوئی با فقیر
خشتم خود دن پیشہ ہر سر درست
ہر کہ با مردم نہ سازد در جہاں
آنکہ شوخ است و ندارد شرم نیز
از ملامت تا بسانی در ماں

خشم خودن - غصہ پی جانا سردار - سردار تلخ - یعنی غصہ پینا اگرچہ کہا ہے لیکن انجام کار بیکار سے محی زیادہ شیریں ہو نہ سازد - بنائے نہ رکھے شوخ
بے حیا ناپاک زاد - خراب نسل از ملامت - یعنی اگر ملامت سے بچنا چاہئے ہو تو عقلمند و کل صحبت افتیار کر دے -

لئے خواری۔ ذلت بازگیرم۔ تجھے بتائے دیتا ہوں اگر تو بیان کرنا چاہئے تو بیان کردے گئے۔ کچھی ناخواندہ۔ بلا بلائے خوار۔ ذلیل راتنہ۔ پچھکارا ہوا کھدھدا۔ مالک۔ یعنی۔ بھجوہے وقوفی کی بات ہے کہ دوسروں کے گھروں پر جا کر عکس چلائے کا کر دن۔

۴۰

درپیمان آنکھ خواری آور د

بات تو گویہم گھر ہمی گولی بیچھے می
هر دن اخواندہ شود ہمان کسی
زندہ ہر دم خوار و زار و راندہ شد
کہ خدا نے خانہ ہر دم شود
کہ سر زہل اند دامم در نبرد
گر رسید خواری بروشی غیبت دور
صد سخن گریا شدش یکسر بپوش
زیں پتھر خواری نباشد در جہاں
تا پاید ہر ترا خواری بروی
تانا گردی خوار و زار و میتلما

ہشت خصلت آور دخواری بروی
اول آں باشد کہ ماں نہ ملخس
ہر کہ اُو ہمان کس ناخواندہ شد
دیگر آں باشد کہ نادانے رو د
کار کر دن بر حدیث آں دوم د
ہر کہ غشینہ زبردست صدور
غیت جمعے را چو برقول تو گوش
حاجت خود را مگو با دشمناں
از فر و مایہ مراد خود مجوسی
پاڑن و کوڈک مکن پاڑ می ہلا

درپیمان زندگانی خوش

اول آں پار و طعہ تمام خونگوار
با زندگوئے کہ باشد پھر باں
پر زدنیا زانکہ در فی نفع نست
عقل کامل وال تو زوال شاہ باش
با زکشیت جملہ چوں آخر بد و سوت
زانکہ بود پیچ کھے بے غذ و د
غیت درست خلاف خبر و شر
یاری از حق خواہ و از غیر شمخواہ
بیگان زندگانی کے ہر کے

در جہاں مشتمل چیزی آیدیکار
خوش بود پار موافق در جہاں
پھر سخن کاں راست کوئی درست
انچھے ارزانت عالم در بہاش
دشمن حق را پاید داشت دوست
عیت کس با او نہی باید نمودا
از خدا خواہ انچھے خواہی لے پس
بندگاں را غیت نا صحر جیز الہ
اے نکہ از قہر حندا نزد سد بے

یعنی ایسے دو ادمی جو جات
کی وجہ سے رارہے ہوں
اُن کی اسی بات بیس ہر زنجی
ہادی ہے ہر کہ یعنی دن
کی مند پر پڑھ کر بیٹھنا بھی
رسانی کا بہبہ ہوتا ہے
۲۵ بجے جمعے قتل بات
گوش۔ دھیان کیسے باطل
بپوش۔ چپلے ہتر جہت
خواری۔ ذلت ذلت ذلت
کینہ مزاد، حاجت
کوک سچے ۳۰
ہا۔ ہا۔ ہا۔
بنلا زینب

زدہ طعام، کھانا
تھے عندهم خدستے
پائی تھی، بات داشت
پیتی اتزاں۔ سستا
ہماقیت عقل کاں۔
یعنی عقل کاں اس قدر
تینی چیز ہے کہ دنیا کے
 مقابلہ میں ہیچ ہے نہ۔
از ادوشن حق۔ یعنی جو
اللہ کا حکم نہ مانے
گئے باز است یعنی سب

کو اسی کی طرف لوٹا ہے بدوست۔ بادوست یہیت اس یعنی کسی کی غیب جوی میں سب نہیں جو انسان میں کچھ نہ کچھ عجیب ہوتا ہی ہے
سچے یعنی گوشت چھنچھے سے خالی نہیں ہوتا خواہ۔ مالگ تھر بھلانی شریعتی ناصر مددگار یاری۔ مدد آنکہ جو خدا سے مرتبا ہوئیں کا بس بخاطر کیتے ہیں

اعتداد بھروسہ کس تیا مدینی پائچے باقیں پانچ شخصوں نے کسی کو حاصل نہیں

بہن ہیں تاکہ فیضت کریں
نفس سانس لوک بلکہ

ی جمع بادشاہ اپنے سلوک

یعنی وہ لوگ جو طبقت کے

راستے پر چلتے ہیں سفلہ کیں

مروت انسانیت پر خواہ

بیعت ۲۵ مہتری

سرداری حست دوسرے

کی انجمنیات سے جتنے

کہ آپ بہت جھوٹا فوج

بڑھاؤ خوب نہیں

بندلی کی اس

سوچنا بجت

فیضت اول

یعنی دوسرے

کی عیب جوئی نہ کرے ناصو

غلط تھر یعنی اس کو فیض

راستہ پڑا دے ثواب

لیک بدل جنت تھائیں

آہ بوجھ زینہار ہرگز بتھا

چھکارا پانے والا

۲۵ رُخ مگر زانہں مُس

دوار نصافا یعنی خدا انہیں

رضا یعنی خدا کی خشونتی

جنما نسلماب نصافا بکبار

از پیدی گفتہ زبان را ہر کہ بست

در پیان پر نکھ اعْتَمَاد را زفرا پید

ش نیا پذیح چیز از قیح کس
نیست اول دوستی اندر ملک
سفلہ را با مرمت نشگری
ہر کہ بر مال کس ا دار د حسد
آنکہ کذابت سست و می گوید دروغ

در پیان نصیحت و خیر اندیشی

ہر کہ راستہ کار عادت یا شدش
اولاً گر بیند او عیب کس
ہر کہ رامی براہ ناصو اس پ
زمت خود را زهردم دو رد ار

در پیان نصیحت

رُخ مگر داں اے برادر از نکار
بعد ازاں جتن بجان و دل رضا
ہر کہ ایں دار د بو داہل صفت
جز براہ حق نہ بخشند ہیچ چیز
کے بو د آں خیر مقبول حند ا
قلب را نافتہ نیار و در نظر
نفس را از آرز و ہا دور دار

گرہی خواہی کہ باشی رستگار
اولاً دیدن بود حکم فضل
چیز سویم دور بودن از جفا
ہر کہ دار د داش و عقل و تمیز
صدقة کا لودہ گردد با ریا
گ عمل خالص نباشد، پھر زر
تا تو انگر باشی اندر روزگار

جذبی وہ دست خدا کے راستہ میں نہ کرتا ہے صدقہ خیات یا لوگ دیکھا و آئی جیہ یعنی وہ خیرت ناقد پر کھنے والا یعنی خدا تو انگر یعنی جو آرزوں
میں پھنسا ہوا ہے وہ تو غاس ہے

ملہ کرات۔ سچتی صدق۔ سچائی حفظ آمانت۔ امانت داری نہم کن سمجھوے فضل آڑ۔ خداک ہر بانی از نظر۔ یعنی ای راس کو دیکھاں میں کہ از دشمناں۔ ترآن میں ہے اگر سود کا لین بن نہیں چھوٹے ہو تو خدا سے جنگ

۳۶

دریبانِ حرامتِ حق

یاد دارش چوں زمیں گیری سبق
و آنچھے حفظِ امانت فہم کُن
فضلِ حق داں در نظر داری نگاہ
زانگہ ہست از دشمناں کر دگار
باشد آنکس مومن د پرہیز مگار
ہحمدم آں ابله باطل مبایش
وانکہ غافل دار بگذار د حلوۃ
تانا سوز د مر انزا آں بیبند

چار پیڑا است از کرۂ امانتہا تے حق
او لاصق مدقق، باشت در سخن
پس سحافت سوت از فضل الـ
تا تواني دو شاش از سود خوار
ہر کو حق داده باشد ایں چهار
مشکل دیون، تکمیرات تفاظ فاش کرد
ہر کہ باشد امانع عشر و نکواۃ
پر حذر باش از چنان کس زینہار

بات فاش۔ ظاہر مقتدر
دسوں کھیتی باڑی کا دسوں
حصہ خیرات کیاضر و بی ہر
لہ دانک جو کہ نماز میں
غفلت بر تے پر حذر پر خوش
زینہا۔ یقیناً اسیت
تکمیل تاریاگ یعنی جنم
زرو خوردن بھل لینا۔
لذت غم۔ زندگانی کا مرا
دیر، زمانہ خشم، غصہ
پر خفت

جتوں۔ یعنی مفہوم

از لوگ
تیرے افلاق
و عادات کے مطابق
نہیں ہیں تو تو ہی ان کے
اخلاق کے مطابق بجا
لہ کتبہ۔ بھروسے
دوں۔ حکیمت، مالداری
ناچھے فضیحت کر نہ دا
سود یعنی خدا کی فضیلتے
بھاگن مفہید نہیں ہے
اس پر ہمیں ہو دا؛ آنچہ
زملئے والی چیز پر غم نہ کر
لکھ خرت۔ اپنی

دریبانِ فروخور دلِ حستہ

باشت دا حم پر حذر از خشم و قہر
گر بخوئے مرد ماں سازی رواست
یاد دار از ناصح خود ایں سخن
ہر چیز می آید بدال میدہ رضا
گوشِ دل راجانہ ایں پنددار
جملہ مقصد دلش حاصل بود

لذت عمرت اگر با یہ پد ہر
چوں نگردد خلق با خوئے تور است
اے پرادر مکیہ پر دولت مکن
سود نکت د گر گر زی از قضا
زال چہ حاصل غیبت دل خرند دا
ہر کہ او با دوستان یک دل بود

دریبانِ جہانِ فانی

آں کہ اور اب اک بیود از خطر
جور دار دیتش با فہر کار
روزِ شادی ہم پرستش زینہا
روزِ محنت باشدت فرماد رس

در جہاں دا انی کہ باشد معیر
کم کندر باکس وفا ایں روزگار
آنکہ با تو روزِ غم بودست بیار
روزِ عمرت گر تو پردازی پکس

گوشِ دل دل کا ان کم دل متفق جملہ ب مقصود دل۔ دل کی آرزو فانی۔ فنا ہو نہیں الا اعتبر۔ اعتبار دالا یعنی باعزمت باک۔ خوف خطر خطرہ کم کنہ۔
دنیا کسی کی نہیں ہو جو نہ طلب کر۔ بحث آنکہ یعنی جو ہے غریب شرک ہو خوشی کے وقت اسکو یاد کر کہ روزِ نعمت یعنی خوشی کے دلت تو ہے فراز بیگا، ملیعت
کے دلت دادا دا نے کاذ مادرس۔ مدگار۔

لہ سعانِ مدھماز بیسی خدا اندیش کے دلت دستور کو زنگول یا گم۔ یعنی اُن کے دلت کا وہ است ہشم مانگی مرفت پیچان بیسی خدا
کی بیسی پیچان نارت جانتے والا یعنی خدا کی ذات دمغات کا درفتا۔ یعنی صرفت ہر کی دلت یہاں پہنچے تو کم کرنے میں ہی اپنی تباہی بھینگنا
ہر ہی عنی حسرہ خدا کی صرف

ص ۳

چوں بیابی دولتے از مستغان	اندر آں دولت پرس از دولستان	مرزا ہر کس کہ یا عِنْہم بود
در بیان معرفت اللہ	چوں رسید شادی ہماں ہمدم بود	قرب حق را لائق وار زندہ نبیت
تَابِيَابِي از خدَايَ خود خبر در فتا بیند بیت اَيَ خوبیش را قَرْبِ حَقٍ رَالْأَقْ وَار زندہ نبیت آپ بِمَقْصُودِ خود وَاصْنَلْ نَشَد حق تَقَالَ رَابِدَانِ باعْطَى ہر که عارف نبیت گردنا سپاس کا رِ عارف جملہ باشد باصفا غیرِ حق را در دل اُونیت جائے بلکہ برخود بیتش ہرگز نظر ہر که فانی نبیت عارف کے بود زانچہ باشد غیرِ مولی فارغ سنت زانکہ در حق فانی مطلق بود	مَعْرِفَتْ حَصِيلْ كُنْ لَے جانِ پدر ہر که عارف شد خدَلَے خوبیش را ہر که اُو عارف نیاشد زندہ نبیت ہر که اُو رامعرفت حاصل نشد نفسِ خود را جوں توبَشنا سی ولا عارف آس باشد کہ باشد حق شناس بیت عارف را بدل مہروں ہر که اُو رامعرفت بخشد خدا اَيَ زد عارف نبیت دنیا را خطر معرفت فانی شدن در وے بود عارف از دنیا و عقبی فارغ سنت ہمیت عارف لقاَيَ حق بود	آنکہ بیند آدمی چیزے بخواب حاصلے بود ز خوابت ہیچ چیز آپ چیزے از جہاں با خود بزد در رہِ عقبی بود ہمراہ او خوبیش را آگ را ید اندر چشم شوی
در بیان مذمت دنیا	آنکہ بیند آدمی چیزے بخواب	باچہ ماند ایں جہاں گویم جواب
تَهْ سَمَاء خلاصِ چکر بیسی جس کو مفت خداوندی حائل ہو جائی بیس کے دل یہ عیر کی گنجائش نہیں ہتی خطا نیال گلے یعنی اس کی نکاہ میں قریب نہیں جو دھم نہیں ہوتا عرفت یعنی عرفت یہ کو	چوں شوی بیدار از خواب ای غزینہ چمینیں چوں زندہ افتاد و مرد ہر کرا بودست کردار زنکو ایں جہاں راچوں نے داں خوبی	چوں شوی بیدار از خواب ای غزینہ چمینیں چوں زندہ افتاد و مرد ہر کرا بودست کردار زنکو ایں جہاں راچوں نے داں خوبی

کہ اپنی ذات کو ذات حق ہیں فکر کئے ہر کہ یعنی جوابی ذات کو ذات کر دے وہ عارف نہیں ہو سکتا عقبی۔ آخرت یعنی جنت و دوزخ کیہ نامی غریبی ہے۔
عمرت صرف خدا کا طالب ہوتا ہی اس کی عبادت ز دوزخ کے ڈستے ہو جانتے کے لایا ہے جنت۔ درادہ افقار لامات مطلق اسکو اچھا، کس کے نامے
آنکہ بیند بینی دنیا کی شال بعض خواب کی سی ہر حاصلے یعنی خوبیں یکجئے سے وہ چیز نہیں ہوتی افتادہ مرد مجیا از جہاں یعنی دنیا کا مال و دوست

لہ تاریخ بکریہ ناز و اندختہ خفتہ سو را ہوا نامہ مکارہ۔ بدلوں خیال مکارہ۔ اچانک بگیا۔ بہت کرنے والی پر حذر پر خوف دفعہ پریز کاری سنتہ اعتراف و اعلیٰ یعنی باعتت طائع۔ لایچے یعنی دین کی روشنی اُن کو درستہ جائیجے۔

۳۴

مکروشیوہ میں پیدا ہے شمار
بے گماں ساز و ہلاکش آں زماں
کر جنپیں مکارہ باشی پر حذر

مرد رامی پرورداندر کٹھار
چوں بیا بدھنہ شورا نامہ مکار
پر تو پایدہ اسے غریب پریز ہنسے

درستہ جن و رع

گر ہمی خواہی کہ گردی معتبر
لیک می گرد حشر ای از طمع
دور باید بودنش از غیر حق
ہر کہ از علم و رع گیرد سبق
تہ سکار می از رع پسید اشود
اور رع ہر کسر کر خود را کر رواستہ
دوستہ از حق دوستی دار دلمع
درستہ جن و رع

در و رع ثابت قدم باش ام پیر
خانہ از جن گر و داد از و رع
ہر کہ از علم و رع گیرد سبق
تہ سکار می از رع پسید اشود
اور رع ہر کسر کر خود را کر رواستہ
دوستہ از حق دوستی دار دلمع
درستہ جن و رع

درستہ جن و رع

از لباس و از شراب و از طعام
ن زد اصحاب و رع باشد و بال
حُسن اخلاص ترا ناید حنبل
قوی کن در حال و عذر آں بخواہ
تو پہ نیمه ندارد، فوج سود
پر اسید ن ندگی کمال چو قاست

صیحت تقوی ترک شہرات و حرام
حرام یا حلال ہونا
شہر برپا کریں، بخوبی کریں
ذکر از رب، بخوبی کریں
جزی طعام کو از
جزی هرچیز یعنی بخوبی
دوستہ جن و رع

درستہ جن و رع

ناشود اس پیهادت پریز نہیں
خدمت او لنبید کر داں کند
باشد از آفات دنیا درا ماں

نہ ہر اپنی سعی پر خود شہنشی کر کر جن
بند کر پڑو اس کند حستہ می داں کند
بہر خدمت ہر کہ بربند دمیاں

میں کے ساتھ اگر پریز کاری پرست جلتے تو پھر ایمان کا کمال حاصل ہے لکھ دھنی فریگناہ نہیں۔ ادعاء یعنی جس دقت گناہ
کی خوبی ملے۔ متعار بھی
میں کے ساتھ اگر پریز کاری پرست جلتے تو پھر ایمان کا کمال حاصل ہے لکھ دھنی فریگناہ نہیں۔ ادعاء یعنی جس دقت گناہ
کی خوبی ملے۔ متعار بھی
کی خوبی ملے۔ متعار بھی

لهم صاحبک - اللہ کے نیک بندے حرمت خوت آب - نہ کا اعتر قیاس عقاب - عذاب اخوان - اخ کی جمع بھائی شیخ - بھائی بیانات بن بھائی شیخ
مک - بھیل ستعان جس سے مذپاہی جلے یعنی خدا مژد - مژد وی صائمان
صائم کی جمع بیزہ دار قائمان

فائز کی جمع شب بید ایر بندگ
تھار بھئے سرفت - یعنی خدا کی
 ذات و صفات کی پھپن
لئے تھر پھل جان جنت
کی جمع فاری - جہاد کرنے والا
امان - یعنی دہمان نہیں
پوشیدہ آشکار - کھلم کھلا
باماڈ - بیع پجھا - تڑکا خیر
بھلان عمر - یعنی نیکے عمر

ز صحیحہ اس۔


انان تھر
امصال
۱۰۰ تھر بر
برگاہ یعنی خدا
سے ذر نے والا ناٹکار
نا لاق کر جسی - اگر تو بیس
ہے کافری - تو کافرے
کر کر اور انسان بایا
کا کمال تو تھا - یعنی تو بکر
بھی تو بیق خداوندی ہو

سے بہتا ہے تھیں - جو
بھیں ہیں کہ اس تو حق ادا
ہیں کہ انظیم - خوت کر
کہ نیک دار - چھٹا

ایزدش بادولت و حرمت کند
روزِ محشر بے حساب و بے عقاب
جائے ایشان درجہاں باشد فیج
بہتر از صد عاید مسکٹ بود
اجرو مزد عما مان و قامان
از درختِ معرفت یا بدشہ
هم ثواب غازیانش بید ہند

ہر کہ پیشِ صالحی خدمت کند
خادماں لاہست درجت مآب
خادماں باشند اخوان را شیخ
گرچہ حنادم عاہی و مفلس بود
می دہد ہر خادمے راست عمان
بہر خدمت ہر کہ برسند دکم
ہر کہ خادم شد جانش بید ہند

در بیان صدقہ

صدقہ بیدہ در نہیان و آشکار
تا ملایا از تو گرداند الہ
بے گماں عمرش زیادت می شود
بہترین مردمان اور اشنازیں
در میانِ خلق زو بیود بقر
غیت عقل آزار کہ باشد نابکار
کافری از قهر حق گر ایسی
ہر کرا بیود حیا احسانش غیبت
حق نہ بیندہ هر کرا تھیق غیبت

ستا ماں باشی ز قہر کر دگار
صدقہ دہ ہر بامداد و ہر گپاہ
ہر کہ اور اخیر عادت می شود
آنکہ نیکی می کند در حق ناس
آنکہ ازوے بہت مردم راضر
دیں مدارد ہر کہ بیود تر سکار
باورع باش اے پسر گر مومنی
ہر کہ ابیود ورع ایمانش غیبت
تو پہ بیود ہر کہ ا توفیق غیبت

در بیان تعطیمِ نہیان

بیست نہیں از عطاے گردگار
پس گناہ میسر بان رامی بردا
بازدار نہیں از مسکنیش

اے برادر نہیں رانیک دار
نہیں روزی بخود می آورد
ہر کرا جب اراد دشمنیش

کو دگار خدا بخود - یعنی ہیان اپنی روزی ساتھ لاتا ہے پس - بہانداری سے آناہ نہیں ہوتے ہیں ہر کہ - یعنی جس سے عذر ملے ہے
سلکت - محر -

لے عَزِيزٍ باعْزَتْ نَحْكُو۔ اچھا بات۔ دروازہ بڑو براو ملوں رنجیده آزدہ، رنجیده شاستہ۔ ای روتے تازہ۔ خندہ پیشانی الطاف۔ لطف کل جمع مہربانی میزبان۔ بہانداری کرنے والا دربار کن دروازہ کھول دے کریم۔ اللہ پہنچان شود

۳۶

تابیا بی عَزَتْ از رحمان تو نیز
حق کشا بد بابِ جنت را برو
از وے آز ردہ خدا و ہم رسول
خوبیش را شایستہ رحمان کند
از خدا الطاف بے اندازہ دید
تاگر انی بودت از بیهمان
گر بود کافر پرورد رپاز کن
ہر کہ زو پہنچاں شود باشد لیئم
چوں رسد مہماں برولیش در پہنچ
چوں رسد مہماں ازو پہنچاں مشو
کو ششی در نیکنامی می کند
پیش او می باید آ وردن طعام
برد باید پیش درولیش اے پسر
تاد ہندت در بہشت عدن جائے
حق وہد اور از رحمت نامہ
در دو عالم ایز دش نورے دہد
بر سراز افیں ایں تاج را
خیر ورزد در نہمان و آشکار
کم نشیں در عمر برخوان بخیں
می شود نان سخنی نور و صفا
در پئے مردار چوں کرس مرد

اے برادر دار مہماں را عَزِيزٍ
مو منے کو داشت مہماں را نکو
ہر کراشد طبع از مہماں ملوں
بندہ کو خدمت مہماں کند
ہر کہ مہماں را بروئے تازہ دید
از نکلف دور باش امی میز بیان
میہماں را اے پسرا عَزِيزٍ
ہست میہماں از عطا ہائے کیم
معرفت داری گرہ بر زر مہمند
خیز و برخوان کے مہماں مشو
ہر کہ مہماں را گرامی می کند
ہر کہ مہانت شود از خاص دعاع
زا پچہ داری اندک و بیش اے پسر
ناں بدہ بر جانعائی بہر خدا ہے
باٹن غور آں کہ بخششہ جامہ
ہر کہ ثوبے باٹن غورے دہد
گر بر آرمی حاجت محتاج را
ہر کہ را باشد بد ولت بخست یار
اے پسر بر گز مخور نان بخیں
ناں مسک جملہ رنجست و عنان
تاخواندست بخوان کس مرد

پچھے تیسم۔ کمینہ
۳۵ صرف۔ یعنی خدا
کی ذات دعفات کی
بیجان گی۔ ایں کل کار
در دروازہ تجزیہ یعنی دھرے
کے۔ ست خوان سے اٹھو
پہنچان مشو۔ رجھپ گر آتی
باعزت خاص دعاع۔ یعنی
کچھ خصوصیت ہو یا زہر
۳۶ طعام۔ لہا اندک
نحوڑا بیش۔

زندہ دین
یعنی
نہمان ارتی
کے لے جائیں۔

مال کی جمع بھوکا عدن
بہشت کا ایک طبقہ ہے
مور۔ نیکا نار۔ یعنی
رحمت کا پردانہ ثواب
ڈرداد عالم۔ یعنی دنیا
آخذت محتاج۔ ضرور نہند
بابا۔ عَزَتْ درست مالی
۳۷ خیر درزد نیک کر لیگا
ہاں۔ روشنہ آشکار
ل الاعلان غور رکھا

آن دستخوان سکت۔ سخیل عنان بثقت ز دصفا۔ یعنی سخنی آدمی کا کھانا نہ باطن پیدا کرتا ہے تھوڑتے تھوڑتے۔ تجھے نہ بلاں ماردا۔ یعنی دہ کھانا۔
س پر تجھے نہ بلاں یا گیا ہو کر گز۔ گدھ۔

سقفت ویران را تو بر استوں مدار ہرچہ بنی نیک بین و پد مبیں	پیشہ نیکی از شہیں دوں مدار گر کنی خیرے تو آس از خود مبیں
--	---

دریں علاماتِ احمد

اوَّلًا عنا فل زیاد حق بود کاہلی اندر عبادت باشدش یکدم از میادِ حق داغاً غافل مباش از حماقت در رہ باطل بود تائیانی روزِ محشر در عذاب نقید مردان را بہر کو دن منہ ہر کسے را بین بین و کم مزن جانبِ مال یتیاں ہم مبار گر تو باشی نیز با خود ہم گوئے بے طمع می باش گرداری تیز	سَهْ علامتِ داں کہ در احمد بود گفتگو بیار عادت باشدش اے پسروں احمد و جاہل مباش ہر کہ ادا زیاد حق غافل بود لچ از فرمانِ حق گردن متاب با طلے را اے پس رو گردن منہ در قضاۓ آسمانی دم مرن دستِ خود راسوئے نامحمر مبار تا تو ای راز باہم دم گوئے تا شوئی آزاد و مقبول اے عزیز
---	---

دریں علاماتِ فاسق

باشد او ل در دش حصہ فساد دوڑ دار د خوبیش را ز را و راست	بہت فاسق را سے خصلت در نہاد خصلتیش از ز دن خلق خداست
--	---

دریں علاماتِ شفی

می خورش دا کم حرام از جمیع ہم زاہل علم باشد در گریز تائی سو ز د مرزا نار سوم پیش مردم عجب کس ہرگز مجھے	بہت ظاہر سے علامت در شفی بے طہارت باشد و بیگاہ خیر اے پس رو گریز از اہل علوم تا تو ای هیچ شخص را بد مکوئے
---	--

لکھ احمدی. حاتم طہارت پاک بیگانہ خیز. ہوت بید ہونو الگز بخاد علوم علم کی جمع عوام دو تدریج بین. یعنی کسی کی عیب جوئی دکر

کوئی ملنے والا راستہ میں
مجانہ ہے قو راستہ کاٹ کر
گذر جاتا ہے دو یہ میرا پتے
اس فعل پر تعریف کرتا ہے۔
۲۵ خداون - دست خوان
آمدہ - کھانا تاوات قلبی
سخت دلی نہ - میرے اس
سے نہ مودا یا ضعیف قار -

کمزور لوگ قناعت - صبر
بیش - زیادہ مو عطف لصیحت
کارگر غبہ
بعنی خوبیت
تا - ہرگز
مردگان -

یعنی اہل دنیا

۲۵ رشتہ نہ - بد صورت
موٹے یعنی بڑوں کے کام آ
سلطان - چونکہ وہ مفرودت
پوری کرنے کا اہل ہے

از درہان نخواہ - چونکہ اس

میں الہیت نہیں ہے وفات

موت شادی - خوشی

از گئے - کسی کی آزادی

تحلیف رسانی تناہت صبر

۲۵ دام - ہمیشہ نکن - کروا

سمح - صحیح کار بینی تو بیعت - پیش یا پچے بڑالی گرنا چوں یعنی زادہ کا ہر دن نیا آتا ہے جدید - نیا باید گزید - اختیار کرنا چاہئے -

باطھارت باش و پاکی پیشہ کن دوز عنایب گورنیز انڈیشہ کن

دریبان علمات بھیل

سُمہ علامت ظاہر آمد دوز بھیل
باقتو گویم یاد گیرت اے چلیل
وز بلاشے جو عہم لرزال بود
پگز دز انجبا و گوید مر جبَا

اوّلاً از سالمان ترساں بو د
چوں رسد در رہ بخوبیش و آشنا
بیست از ماش کے رافا مَدہ
کم رسد باکس زخواش نامدہ

دریبان قی و مت قلب

سخت دل راستہ علامت یاقوت
چوں بدیدم رو ازو برتافستم
ہم قناعت بندو ش با بیش و کم
در دل سختیش نیاشد کار گر

با ضعیفیاں باشدش جو روستم
موعظت ہر حین د گوئی بیشتر
اپل دنیا را بمعنی مردہ داں

دریبان حاجت خواستن

حاجت خود را مجھے از رستہ سکھوئے
تا تو اپنی حاجت اُورا برار
چوں نخواہی یافت از دیان نخواه
از کے پیش کس آزادی سکن

حاجت خود را مجھے از رستہ سکھوئے
مو منے را با تو چوں افتادہ کار
حاجت خود را جزا سلطان نخواه
ازوفات دشمنان شادی مکن

دریبان قناعت

باقناعت ساز دام اے پسر
فرضتے انکوں کہ داری کار کن
غیر شیطان بر کے لعنت مکن
از گناہاں توبہ می با یہ گزیدہ

باقناعت ساز دام اے پسر
ہر سحر خیز را ستفقا رکن
ہمیشین خویش را غیبت مکن
چوں شود ہر روز در عالم جدید

لہ تر۔ خون دتا۔ اور آتوانی تجوے جب تک ہو سکیں۔ مزدودت مند کر دگار۔ اللہ کفت۔ سمجھیں عاریت۔ انکا جواہر ہاند۔ یعنی اگر تو مل جیع کر کے مرگیا ام خرچ نہ کر سکا تو پیرے

۳۹

محجز کی بات ہے بآئے۔ دل پس باخود۔ یعنی قبر میں آئے۔ اما استدار کر پاس سوتا

پڑا یعنی کفن زہیں یعنی قبر

لے ہوئے۔ یعنی جو خدا کے

لے خرچ کر دیا آئے۔ بلکہ

ماں کے۔ یعنی مرنے کے بعد

اندک۔ تھوڑا تاھی۔ پورا

کرنے والا نظرہ پل تدوینی

تقدیرہ۔ راد مٹا۔ داد۔

غنا۔ مالداری عناشق

شفا۔ یعنی دنیاوی امران

ے دتے۔ یعنی فتنہ

یعنی۔ در حقیقت

جہنم نہیں

بینا آنکھ

تھے۔ اللہ

اموال الحکم انج

بیک تھے۔ ال اور اولاد

نہیں ہیں۔ یعنی جو بودیا

دنیا کا ہونا ہو تو۔ نہیں

کہ۔ یعنی سپتائی

خود۔ یعنی پہنچ کے لئے

خوبی کپڑا۔ عقہ۔ یعنی سخوا

ہتھیار۔ یا ریارت۔ زیارت

المدعاویت۔ نیک بخت

کے۔ باختند۔ یعنی جان

کی بازی لگادی ترا تاں

حق بترساند ز ہر پیزی دُرا
تا بر آرد حاجت را کر دگار
گر بماند از تو باشد ز اربیت
سچ کس دیدی کہ زر بآ خود بُر د
نہ تھرے کر پاس و سه گز از ز میں
انچھے ماند از تو بلائے جانِ تبت
حاجت اور اخذ اقاضی شود
بلذر از دے گر تو داری رو بره
فیست عاقل او بود دیلو افہ
ہست مومن را غنا رنج د عنان
زانکہ اندر دے صفائی مومن سنت
گرچہ نزدیک تو پیشتم رو شن اللہ
مال و ملک ایں جہاں بر باد گیر
ہر گز شاندیشہ نایاب د فیست
خرقه بالفنسه کافی بود
وورا ز اہل سعادت می شود
اپ ہست تا ثریا تا ختنہ
انچھے می پا پید کجا آپید پد سستہ

ہر کہ را ترٹھے سے نباشد از خدا
تا تو انی حاجت میکیں بر ار
ہست مالت جملہ در کفت عاریت
عاریت را بازمی پا پید پر د
حدصل از دنیا چہ باشد اے امیں
عہ ہرچچہ دادی در رہ حق آن قست
ہر کہ با اندک ز حق راصی شود
ہست دنیا بر مثال قنطرہ
ہر کہ سازد بر سر مل حنا نہ
از خدا بود رو اجتن غنا
فتر و در دیشی شفائے مومن سنت
مال وا ولادت بعضی دشمن انہ
انہا اموال کھڑ را یا د گیر
مرد پرہ را پو د دنیا سود فیست
ہر کہ از صدقت دل صھافی بود
ہر کہ در بند زیادت می شود
بندگان حق چوں جاں را با خند
تا نبازمی در رہ حق ہرچھے ہست

تما بیا بی از پس شدت رحت
زانکہ ببود دوزنی مرد سخنی

در سخا کوش اے برادر در سخا
باش پیوستہ جوان مرد اے اخی

کا ایک گھا ہے ہرچھے ہست۔ یعنی جان اور مال انچھے یعنی جو مال کرنا چاہیے وہ حاصل نہیں ہوتا تھا۔ سعادت در سخا کا تکرار تکید کے لئے ہے
شدت۔ سختی رخا۔ زندگی جو آفرد۔ یعنی سعادت میں اخی۔ بیرا بھائی۔

زانکہ درجت قرین مصطفیٰ
اپنکے جائے اسجا باشد بہشت
جائے مُک جز درون ناریت
در جہنم سرم دم ابیس داں
بلکہ با او کے رسد بوئے بہشت
اہل کبر و محل را باشد مقر
از بخیلی وزنکشہ دور باش
تا شود روئے دلت بد ر نیر

در رُخ مرد سجنی نور و صفات
حق تعالیٰ بر درجت نوشت
اسجا را ماجہت کار نیت
کارا ہلکا بخشن را تلبیس داں
ہیچ مُک نگذر دسوئے بہشت
آنکہ می خوانند مراؤ را سفر
اے پسر در مردمی مشهور باش
با سخا باش و تو اضع پیشہ گیر

یقین رک بعینی بھیں کا جت
میں داخلہ تو کجا اس کوہت
کی خوشبوی نہ پہنچے گی
۲۵ سفر دوزخ کبر کمز
سفر ٹھرنے کی جگہ مردمی
امن خاوت باش ہو
پیشہ گیر عادت ڈال
جذبہ نیز نہ کریں الاجاند
کار آئے شیطانی ہے ہم
نہ کام رحمان خدا دلا
عنده بھینک

در بیان کار یاے شیطانی

داند اینہا ہر کہ رحمانی بود
باشد آں از فعل شیطان بیشکے
آنکہ خاہر دشمن ان اس بود
اے پسرا یمن میا ش از مکروے

چار خصلت فعل شیطانی بود
عظمه مردم چو گذشت از بکے
خون بینی نیز از شیطان بود
خا میازہ فعل شیطانست و ق

در بیان علامات منافق

در جہنم داں منافق را وناق
زاں بلکب مقہور قہر قاہرست
قول اونبود بغیر از کذب والاف
ہم امانت را خیانت می کند
زاں نباشد در خش نور و صفا
نیت با داشترش از روئے زمیں
تیغ را زہر قتلش تیز کن

دور باش اے خواجہ اہل نفاق
ستہ علامت در منافق ظاہرست
و عده ہے او یہہ باشد خلاف
مومناں را کم اعانت می کند
نیت در و عده منافق را وفا
تارہ پسنداری منافق را ایں
از منافق اے پسر پہیز کن

۲۵ بند
از بکے
یعنی بھینک
ایک سے زیادتے
خون بینی نکر آنکہ یہ پورا
صرع شیطان کی صفت ہر
خا میازہ امگرانی و تے
شیطان منافق جو بظاہر
سلمان اور باطل کافر ہو
۲۵ دشمن بیڑی سقوف
جس پتہ ہو قہر غصہ قاہر
الله تعالیٰ و عده ۔ یعنی
و عده سلان کرتب جھوٹ
لات دنگیں اعانت مدد

تفا۔ یورا کرنا نور و صفا۔ یعنی ایمانی ردنی تا ہرگز ایمن۔ امانت ایزت بادا یعنی خدا کے روئے زمیں سے اس کا شرمند جائے تیغ۔ تلوار

لے گئے۔ بھرائی چہ پاہنچت اکواں متنی۔ برہنہ گارشی۔ بدجنت پر عذر۔ پرخون یارہ بُراد دست
تا۔ کیونکہ بُروں کی محبت بری مادتیں پیدا

۳۱

بانافق ہر کہ سہرہ می شود

درہیان علمات متنی

سَهَّ علامت باشد اندر مشقی
پُر حذر باش ابے تقی از پیار بد
تم رو د ذکر دروغش بر ز باش
از حلال و پاک هم گیرند کام

درہیان علمات اہل جنت

ہر کہ باشد سَهَّ خصلت در رشت
شکر در نعْصَر اوصیلر اندر بلا
ہر کہ مشتغفر بود اندر گناہ
ہر کہ ترسد از الہ خویشن
معصیت را ہر کہ پے در پے کند
اے پسر دائم باستغفار باش
گر کنی خبرے بدست خوشیں کن
یک درم کا نراز دست خود دہند
گر بخششی خود یکے خرامے تر
هر چہ خشیدی لکن با اور جوع
ایں پدان ماند کہ شخصے قے کند
ما پسر گرچیز کے بخشید پدر
اے پسر شادی زمالی دزرج مجومی

ہاپ کے لئے بیٹے سے ہر یہ واپس لے یہا دست ہے آپچہ۔ یعنی دیکردا پس نہ لے۔

لہ شادی خوشی سر اسر با محل سواد نفع عقب پچھا دام تم رنج تھی مانعت نافرخ زدنیا دنیا سے خوش بہ شادی خوشی یعنی دولت دنیا پر ایں سخن یعنی اس بات کا مجھے اُستادوں سے جس طلبے

۳۶

در بیان آنکہ در دنیا از آس خوش نباید بود

سود او را در عقب ماتم بود
جائے شادی نیت دنیا ہوش دار
ایں سخن دارم ز استاداں سبق
روئے دل راجا نبے دیجوئے کن
لیک از دنیا فرح جتن خطاست
غم شود یا فرح جو یندگاں
ہر کے دار دعنم خوبی لے پس
از برائے آنکہ باشی حق پرست
ربا جیا و یا سختا و وجود باش

نفس را بد خومیا موزاے پس
پیشتر از شام خواب آمد حرام
در میان آفتاب و سایہ خواب
باشدت قم سفر تہا خطر
اسکای عالم کن زاہل علوم
روز اگر بینی تو روئے خود رواست
موئے پاید کر تزویجت بود
تزویل علم سرد آمد چوہ نجح
در میان شاہ نیا تی زنہار
روز و شب می باش دائم در دعا

شادی دنیا سر اسر غم بود
نهی لائن سفر ز دنیا گوش دار
شادی راندار دوست حق
اے پسرا محنت و غم خوئے کن
گر فرح داری رفضل حق رواست
حزن و اندوہست قوت بندگاں
از پیہ موجودی بینید لیش اے پسرا
کرد ایزد هر ترا از نیت ہست
تا تو باشی بندہ معبد و باش

در بیان الصالح و الشام و دنیوی

خوارپ کم کن اول روز کے پسرا
آخر روزت نکو تجزہ صنام
اپل حکمت رانہی آید چھوپ
اے پسرا ہر گز مر و تہا سفر
وست را پر رخ زدن شومست شوم
شب در آئینہ نظر کر دن خطاست
خانہ گر تہا و تاریکت بود
وست را کم زن تو در زیر رنج
چار پایاں را چو بینی در قطار
تا فرا اید قدر و جا بہت راخدا

رزا درست خطاء غلط
۵۲ حن رنج قوت
روزی غم شود یار یعنی
غم حاصل ہو تکہ اڑچہ
یعنی کس وجہ سے پیدا ہوا
ہے اُس کا نکر نیست بعد
بست موجود حق پرست
یعنی عبادت گزار تا توبی
حر قدر بھی ہو سکے تجود
الله حمد سخشن لفظ ایم
نیت کی جمع
ذائق بیتجہ
کی جمع۔

۵۳
ذائق بیتجہ
بنادت بنیادن نہ سکھا
آخوند بنی دن کے جھپٹے
وقت صنام نین حکمت
وانماں صواب درست
در میان یعنی بن کا کچھ
حضر وصوپ میں ہوا اور
کچھ حصہ سائے میں سفر
یعنی سفر میں خطا نظر
وست را یعنی کسی کے منہ
پڑھانچہ مارنا شوم بخوت

۵۴ اسلام بنناشت یعنی رات کو آئینہ میں منہ دیکھنا روز دن روئے خود یعنی آئینہ میں صرف چہار دیکھنا چائے پورا بدن نہیں تاریکت یعنی انہیں
اکیلگھر میں رہنا چاہئے مرغی۔ دوست دوست را یعنی تھوڑی ہاتھ پر میک کر زیبھ رنج تھوڑی سرداہد یعنی مناسب نہیں تھج برت چاپا یاں
یعنی حوماں کی قطار میں نہ گمسو جاہ مرتبہ دامہ بیش

ملہ تاشود۔ یعنی خوبی طور پر نیکی کرنا عمر پڑھاتا ہے تازہ کا ہد۔ یعنی گناہ روزی گھٹاتا ہے تو رُخ عصیان نا فرمانی ایزد۔ اللہ گفتار دروغ
نفیت حصہ بول۔ پیشاب آنہ۔ غم پیری بُرھا پا جنابت۔ بے غلبان
لعام۔ کھانا بریزہ بکرا
سے یقین۔ دست دال
شب۔ یعنی رات کو جھاؤ
ندے جا توب۔ جھاؤ
ات۔ اپ آم۔ داں دست
یعنی پانی کے جعلے خاک اور
مشی سے ہاتھ صان ذکر
چاہیں آت جو پانی مالا کر
سے آستان۔ دہیز مشی
مشیں کردار۔ کام پہلوئے
در۔ در وانہ کا بازو
جذب۔ باہر فلماں
باہر بھائی
باکوئے جایا۔ یا
حامل میکی جا تدا۔ یعنی
کپڑے کو پہنے ہئے نہیں
دھن۔ پتو پاں۔ صان
روزیت۔ یعنی رنگیں میں
جہت کی آجائے گی
سے دتر۔ یعنی بازار کجا
اور جلد والپیں آجا۔ تھر۔
یعنی بازار جانا تھر۔ فائدہ
نیک بنوں۔ اچھا نہ ہو دم
بھونک رہ۔ یعنی پھونک

رو نکوئی کن نکوئی در نہ سار
معصیت کم کن بعالم زینہ سار
ایزد اندر رزق اونقصان کند
در سخن کند آب را بیو دفس روغ
خواب کم کن باش بیدار لے پس
در نصیب خوش تقصیں می کند
انڈہ بیمار و پیسری آور د
نا پسند سست ایں بنسز دخاصل عالم
گر ہمی خواہی تو نعمت از خدائے
خاک رو بہ ہم منہ در زبر در
نعمت حق بر تو می گرد و حسر ام
بنیو اگر دی وافی در و بال
از برائے دستہ شستہ آبچمے
کم شود روزی زکر دار پیشیں
باش دائم از چنیں خصلت بد
وقت خود را داں کے غارت می کنی
با پیدا ز مرداں ادب آسوختن
روزیت کم گرد دلے در لشیں مشی
زانکہ رفت رانی پایی آسچ سود
رہ مدد و دھپر اسٹ اند دماغ
زانکہ آس خاص تو باشد خوشنیر ک

تاشو دعمرت زیادہ در جہاں
تازہ کا ہد روزیت در روزگار
ہر کہ رو د فرق و د عصیان کند
کم شود روزی ز گفتار در روغ
فاقہ آرد خواب بیار لے پس
ہر کہ در شب خواب عربیاں می کند
بول عربیاں ہم فتیزی آورد
در جنایت بد بود خوردن طعام
رپڑہ ناں را بیفگن زیر پانے
شب مزن جاروب ہر گز خانہ در
گر بخوانی اب دامت را بیام
گر بہر جو بے کنی دندال حلال
دست را ہر گز بخاک و گل شوے
اسے پس براستہ تان در مشیں
تیکہ کم کن نیز ز در پہلوئے در
در خلا جاگر طہارت می کنی
جاہر رابر تن نشا بد د وختن
گر بدامن پاک سازی روئے خوشی
دیر رو بازار و بیرون آئی زود
نیک بنو د گر کشی از دم پر اغ
کم زن اندر ریش شانہ مشترک

اکر چراغ بھانسے دماغ میں دھوان گھسے گا کم زن۔ یعنی دوسروں کا لگنگا نہ کرو شاہد۔ کنگما خاص تو۔ یعنی تیر احفص من کنگما

لہ گدایاں۔ لگدا کی جمع بھکاری نظر نزدیک اعلیٰ بنت روزی خرچ۔ یعنی اندازہ سے زیادہ خرچ دکر درد نہیں تھیں ہو گی جیسا کہ خد
رخ کو ہر کر لینے میں ہوتی ہے نیش۔ زخم دسترس۔ قدرت تنگی۔ یعنی حشرچ میں

۳۴۳

زانکہ می آر و فقیری اے پس
باشد اندر ماندش نقصان چوت
خشک ریش خوش راتا زہ مکن
چونکہ رہواری برہ لشکی مکن

از گدایاں پار ہائے نار محشر
دُور کن از خانہ تار عنکبوت
خرچ را پھر ٹو زاندرا زہ مکن
دسترس گر باشدت تنگی مکن

غم مکن از دیدن سختی گر ای
خوبیش را از صابر ای شمر ہلا
زندگی صدق شاکر نیستی
با کے کم کن شکایت از خلیل
کے باہل فقر باشد خویشیت
حرمت از حد فزا و ای باشدت
لیکن از حرمت بیوی می رسد
ہر کہ خدمت کر دمر دُقبل است
انگے زبده ترا در صبر لاف
در بلا جزء صبر بندوں چیج کار

ناشوی در در زگار از صابر ای
گر نرتن سازی توڑ و اندر بلا
در بلا دقت که صابر نیستی
بے شکایت صبر تو باشد محبیل
گر نباشد نظر از در و لشیت
گر سہی خیش بینریاں باشدت
بندہ از خدمت بعقبے می رسد
حرمت در خدمت آرام دامت
گر نگردی اے پس گر دخلافت
گر ہمی داری منرح را منتظر

در پیان تحرید و لفڑید
در خبیداری زاہل دیدشو
فهم کن معنی تفسیر بدماے پس
بلکہ کلی انتظارِ شہوت است
اک زمان گردی تو در تفرید طاق
آنگہ از تحرید گردی با امید

گر صفا می باشد تحرید شو
ترک دعویی بہت تحرید اے پس
صل تحرید و داع شہوت است
گر دہمی یکبار شہوت راطلاق
گر تو برداری زغیرش اعتمید

” یعنی اگر کوئی کامن تحرید کرنا ہو تو صحت میں صبر سے کام کے لئے تحرید یعنی خدا کے سوائے اپنے کمال کرنا تحرید اپنے اپ کو دنیاوی آوازوں سے تنہ
کریں ای دنوں کی اصطلاحی تحرید آئندہ۔ شوار میں ذکور ہیں صفا یعنی بالمنی صفائی اہل درد، دلوگ جن کو حق کا شاہد، مائل ہر تر کو روی یعنی اپ کو ریچ
بھنا فہم گن سمجھو دفاع پھوڑنا کلی۔ با عمل اعطای جدائی شہوت خواہش طلاق دادن جذب کر دینا طاق۔ بے شال برداری۔ تو افضلے میزش یعنی عین اللہ ۴۴

لے دم۔ وقت مطلق۔ باکل ترک۔ چھوڑنا بگش۔ اکار دے تباش فاخت۔ فخر کا بیاس سعادت نیکن کھٹی مقام۔ مرتبہ گروہ بنا یعنی۔ اگر دنیا سے
نچے نفر یہ کامں مال ہو گا تھوڑا۔ ابھی وہ شخص رسیں کو تحریر دی جائیں۔ ہو بیاس

14

ردِ بام۔ جسی کے چھفت

۵۰ کبھی نکلے جب خودر
خود را می بے کہنا بر جائی
یعنی خدمت کے درگوچھ کر لدا
ماربل پھرے کو تردید ہیش کوڑی
انکھ سنت کو مل دوں کندھی
زست برا عطا ار عطر فروش
نفیس حضرت مسائیان عمالع
کی جمع بیک آر منکل شراب
قلائش بے خیر سیل اسل لای
میل بہاعت

سے آئیں تیر
یعنی جو عالمگیر
کے لئے دستہ
جگہ ہے
گئی ہے سان نہ
خلق آزاد بخلوق کو تسانیو
تند بد فراج حضور موجودگی
طائیں بد کار ہدم ساتھی
حریم دربار محترم درباری
گماز ار رحیمود اصل یعنی
حقیقت ریغ یعنی شریعت
کے ہی تو رکے
عقلات گمراہی الہ تخلیف
بطالات گمراہی ورز واز
کار کام مردگی انسانیت

آں دست تفرید چاں سلطق بود
و زیدن برکش بیاس فاخت
صاحب تحرید باشی داشتم
دانگه از تفرید گویندستین
تا پر فرقے نشینی گرد باش
قدر خود بشناس و هر جانی گرد
جامه از دودش بیاہ وزشت گشت
او همہ یا بزر بونے خوش نصیب
دور باش از زندوقلاش امکن پس
ورکنی گردی ازان خیل لے عزیز
تائوزی ز آتش تیراے فیقر
زانکه خلق آزادند و سرکش است
ور نشینی باداں طاخ شوی
در حیم خاص حق محشم شود
حسن بایلی کر بحیری و شرع را
در ضلالت افتی در نجوم
از جهالت بابطالت می روود
در سخا و مردمی مشهور باش
در عذاب آخت ماند بزم
تائونگردی خوارد بدنام اے اخی
روز و شب خائف ز قهر مالک است

اً اعتمادت چوں هم برحق بود
انزکِ دنیا کمن برائے آخرت
گر بیاب از سعادت این مقام
گر ز دنیا است شوی بہر حق
رو مجرد باش دامن مرد باش
گرد کر و عجب و خود را ان گرد
هر که گرد کوره انکشت گشت
دانکه با عطف از میگرد قریب
همنشین صاحب احوال باش اے پس
جانب ظالم کمن میں اے عزیز
روزه اهل ظلم بگریز اے فقیر
صحبت ظالم بمان آتش است
از حضورِ صالح صاحب شوی
هر که او با صالح همدم شود
اے پس مکذار راه شرع را
از شرعیت گر نہی پیروں قدم
هر که در راهِ ضلالت می رو د
حق طلب و ز کار براطل دور باش
هر که نگزینند صراط مستقیم
در راه شیطان منہ گام اے اخی
هر که در راهِ حقیقت سالک است

صرافِ مستقیم۔ سید حسین احمد مفت رکھنے کا نام تھا، اسے یہاں خوب نہیں سالک پڑے دیا گا، اسکے
ذریعے دیا گا۔ یعنی ان

۱۰۷ نصی - یعنی امارہ ذار ذیل نام آگ ستر. دوزخ کرامات بخششیں قبل۔ نیک جنت۔ لگر ہبین۔ یعنی یاد کرے راست گو۔ سچا سخاوت بخشش تازہ تھی خوش خلن حفظ امانت۔ امانت کی تکہداشت فیانست۔

۲۶

تائیفتی زار در ناسوستر

در بیان کرامت الہی

مُقْبِلٌ سَتْ آنکس کہ گیر دایں بق
با سخاوت باشد و ہم تازہ روئے
ہم نظر پاک از خیانت باشدش
باشد آں کس مون و پر ہیر گار

چار چڑھا است از کرامتہاۓ حق
اول آں باشد کہ باشد راست گوئے
بعد از اس حفظ امانت باشدش
ہر کراحت دادہ باشد ایں چھار

در بیان آنکہ دوستی را شاید

تو طمع زال دوست برداراۓ پسر
دوست مشاشر بد و ہدم مباش
از چنان کس خوشنیتن را دو ردار
دور ازوے باش تاداری حیوہ
گر سر خود بر قد مہاۓ تو سُود
خصم ایشان شد خداۓ داد گر
زینہ ساراً اور انگوئی محب

دوست بد باشد زیان کارلے پسر
ہر کہ جی گوید بد میہاۓ تو فاش
دوستی ہر گز مکن با بادہ خوار
مُنْعَنْ گرمی کند ترک زکواۃ
دُور شوزاں کس که خواہماز تو سُود
اے پسراز سُود خواراں کن حذر
آنکہ از مردم ہمی گیر در بنا

در بیان عم خواری مردم

زانکہ بہت ایں سُخت خبر البشر
در مجالس خدمت اصحاب کن
تا ترا پیوستہ حق دار دعیت زن
عرش حق درجیش آید آں زماں
مالک اندر دوزخش بریان کند
باز یا بد جنت درستہ را

پسر بالین بیماراں گذر
تا تو ای تشنہ را سیراب کن
خاطر ایتام را در پیاپ نیز
چوں سُود گریاں میتھے ناگہاں
چوں میتھے را کے گریاں کند
آنکہ خفتاند میتم خستہ را

ناگہاں اچا کن جنیش۔ حرکت گریاں گندہ۔ زلاۓ مالک جہنم کے دار دغہ کا نام ہے۔ بریان۔ بُھنا ہوا خستہ۔ یعنی دل ٹوٹا باز یا بد کھا دیستہ۔ بند دروازہ۔

جو او پر من کوہ ہیں بند بُرا
زیان کار بر باد کرنے والا
سلہ ملع۔ ایسید بد تی بیانی
فاش۔ معلم کھلا ہشم
سامنی بادہ خوار۔ شرای
منعم۔ الدار ترک جھوڑنا
تاداری حیات۔ یعنی تمام
ثرب کلئے سود۔ بیاج
سُود۔ وہ میسے سود خوار
سود لینے والا احمد۔ بچاؤ
ختم۔ دشمن
داد گر بیضف

ربا۔ سود
سُد۔ مرت
شاہش غنی آری۔
ہمدی بالیں۔ سرنا
ست۔ طریقہ خیر البشر
نام اس ازوں میں بہتر
یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
تشق۔ پیاس مجاہس
 مجلس کی جمع بخشن، بزم
اصحاب۔ صحابہ کی جمع
سامنی خاطر۔ مراج
ایتام۔ میتم کی جمع عزیز
پاہاگر آں۔ رونے والا

جمع بوز حاع آن بائز بخانی۔ تو بخشنے ردا۔ درت سیر تھا۔ سیرت کی جمع اماؤ
اویتا۔ ملکی جمع سیر کی۔
پیٹ بھر پن طہ۔ زیادہ
کھلنے سے دل مردہ ہو جاتا ہے
۳۰ علّت۔ بیاری پڑھنے
زیادہ کھانا تم بیع حسود۔
حد کرنے والا شوم۔ بیجت
کاذب۔ جہون ماساق۔ دو غذا
دش دار۔ مخالف فعل۔ کام
بیزار ناراضی بد خو۔ بد خاد
محکم مضبوط مردت۔ انت
صانی۔ صاف زہل
نیزیانی دام
ہمیشہ

از جہاں کس دُور می پاش اے پس
تاعز زید گیگاں باشی تو نیست
کیس ز سیرت ہائے خوب اولیا است
تا نہ میسر در بدن قلب اے غلام
خوردن پر تخم بیس اری بود
کاذب بد بخت را بود و ف
از فے واز فعل وے بیزار باش
مر بخیل اس رامروت کم شود
باش دائم طالب قوت حلاب
در تین اُو دل ہمی میسر دم

ہر کہ اسرار کند فاش اے پس
درجوانی دار پسی را راعز
برضیغیاں گر بخشاںی رو است
پر سر سیری مخور ہر کہ طعام
علت مردم ز پر خواری بود
راحتے بود حسود شوم را
ہر منافق را تو دشمن دار باش
تو پہنچ خوبی سکم شود
تا شود دین تو صافی چوں زلال
آنکہ باشد در پئے قوت حرام

در بیان صائم رحم

تا کہ گرد ذمۃ عمر تو سیش
بے گماں نقصان پذیر د عمر اُو
جسم خود قوت عقارب می کند
بد نزاں قطع رحم چیزے مدار
نامش از روئے پدی افسانہ شد

زو پر سیدن بخویشان خوش
ہر کہ گرد انہ ز خویشان وند زو
ہر کہ اُو ترک اقارب می کند
گچے خویشان تو باشد از بدای
ہر کہ اُواز خویش خود میگانہ شد

در بیان قوت

اولاً ترسیدن از حق در نہای
باشدش طامات بیش از معصیت
باضعیفان لطف و احسان می کند
باشد اندر تنگستی پاسنا

چیزیت مردی اے پس نیکو بدای
عد رخواہ مرد پیش از معصیت
آنکہ کارینیک مردای می کند
ہر کہ اُو باشد ز مردان حندا

نیکو بآں خوب جانے لے در بیان۔ یعنی تہائی میں بھی خدا سے ڈرے پیش۔ پہلے معصیت جنہاں طامات۔ عبارتیں بیش۔ زیادہ کار۔ کار بعمت۔
مہربانی مردان خدا بخدا کے نیک ہندے۔ بخا۔ سخا۔

۱۵ دَّةَّ. آتا یعنی تاکہ تبرے اور پُرِضِل خداوندی کی نظریں پس نشان۔ علامت گندرا ند میں ختم۔ یعنی مرد
خداوند شنوں کی تخلیق سے بھی تخلیق ہوئی ہے مرد۔ یعنی اللہ کا نیک نہ ہے
جسے بہت دنباں پچھا دا یعنی مردان خدا اپنی خواہ ہو

تاظر ہایا بی از فضل خدا تے
نگذراند عیب دشمن بر زیاں
از غم ایشان شود اندوہنا کٹ
گر رسد ظلم و جھنا ہا اوبے
کے رو دہر کر بدن بمال مراد
وانگھے راہ سلامت پیش گیئے

اے پسر و صحبتِ مرداں در آئے
ہر کہ از مرداں حق دار دشان
خود نخواهد مرد خصمان را ہلاک
میں بخوبید مردان انصاف از کے
ہر کہ پا اندر رہ مرداں نہیں اد
اے پسر ترک مراد خویش گیئے

در بیان فقیر
بانو گویم گرنداری زال خبکر
خویش رامنغم نما پید پیش حنلق
دوستی با دشمنان خود کند
وقت طاعت کم نپاشد از حریف
می تاید در نزاری فشر بھی
تائیگہ دار د ترا پر در دگار
در پر اے خلدمحترم می شود

فقیر میدانی چہ باشد اے پسر
گرچہ باشد بینوا در زیر دلق
گرستہ باشد زیبری دم زند
گرچہ باشد لا غزو زار و ضعیف
خون دل پردار د و دست تھی
اے پسر خود را بدرویشان پار
با فقیر اس ہر کہ ہمدرم می شود

در بیان انتیاہ از عقدت
زانگہ بیود چڑھت د افریاد رس
غافلانہ در رکھ باطل میا ش
چشم عبرت پر کشا ولب پہ بند
پندرہ ناصح را گوش جاں ششو
کارہ باشیطان بانیا زمی مکن
عمر بر باد از تبہ کاری مدد

در بلا یاری مخواہ از شیخ کس
از خدا تے خویشتن غافل میا ش
جائے گریہ استایں جہاں در کے مخند
پچھو مو را ز حرص ہر سوئے مرد
اے پسر کو دک نہ بازی مکن
نفس بدرا در گنہ یاری مدد

دوسے کو دیکھ کر فیحہت حاصل کرنا بہ بند خاوش رہ توڑ چیوئی حرص۔ لیکچہ پندرہ ناصح گوش کان کو دک بچھے نہ ہے توہیں ہے
بازی بھیل کو دانیا زمی نشکت یاری مدد نہ ہے۔

راہ حق را پھونا بینا مرو
زیر سقوف بے ستوں ساکن مباش
خو شیتن را سخرہ شیطان ماز
عمر خود را سر لبر بر باد گیر
لفس بدر را از لکد پامال تکن
از عذاب قهر حق اندیشہ کن
جائے شادی نیست با چندیں خطر
پنج خوفت نیست از نار سعیہ
نگذر و بارت بسیع دیگران
از خدا نیت نیست امکان گیر
زود تر ترک ہوائے خوبیش گیر
تا بیانی جنت و رضوان حق
تامانی روزِ محشر در عذاب
شفقتے بہنائے با خلقِ خدائے
با فقیر اس روز و شب می ده طعام
با زیانی جنت در بستہ را
در دو عالم را حقش بجشن دخداۓ
عفو کن جمیلہ گناہ ماہمه
نیست مارا غیر تو دیگر کے
ہر چہ حکم تست زال خرسنہ ایم
کیس نصائح را بخواند او بے

ہر کجا تھت بود آنجباما رو
دشمنے داری ازو ایمن مباش
در رہ فرق و ہوا مرکب متاز
چوں سفر در پیش داری نزاگیر
اے پسر اندیشہ از اغلاں کن
تامسوزی سازگاری چشمہ کن
جملہ را چوں ہست بر دوزخ گذر
آتشے در پیش داری اے فقیر
اعقبہ در را ہست بارت لس گران
داری اند رپیش روزِ رستخیز
اے پسر را و شر بیعت پیش گیر
اے برادر باش در فرمان حق
گردن از حکم خدا نیت بر متاب
تامیابی در کہت عدن جائے
تاد ہندت جائے در دارالسلام
شاداگر داری درون خستہ را
ہر کہ آردابیں فضیحت را بجائے
یا الہی حسم کن بر ماہمه
عاجزیم و حسرہ مہا کر دد بے
گر بخوانی در برانی بندہ ایم
رحمت حق باد بر جان کے



۳۰ عدن جنگ کے آنکھ
طبقوں میں ایک بندہ کا
ہام ہر شفقت پیا۔
در دارالسلام۔ مسلمانی کا گھو
یعنی جنت ہقام۔ کی
ذوق۔ باطن جنت۔ مٹا ہو
پاڑ کھلا جو اہر کہ۔ یعنی جو
اس نصیحت پر عمل کرے گا
لکھ ماتھہ ہم بعفو کے
سماں کر جو تھا جرم کی جمع

حکایت ہے کہ کوئی بخوانی یعنی خواہ تو مجھے ذہنکارے بالائے ہیں تو یہ ایسی بندہ ہوں خرستنہ۔ خوش نصائح نصیحت
کی جمع نے۔ بہت

خان

برروانِ پاک آں صاحبہ کال
غور طہا در بحرِ مغضی خورده است
میچ پندے را فرو نگذاشتہ
اہل دنیا را ہمیں وانی بود
وانکہ ایہا کا ریندہ کامل است
ہمیشیں اولیا باشد مدام
جسم پر مردہ بتا ب وتب رسد
خلعت را ہ سعادت پوشیم
ہم تو می باشی مرا فریاد رس

زوحستے مانند پسے ازدواج بلال
کیں ہمہ در بار بیظفر آور ده است
یادگار کے در جہاں بلند اشتر
اہل دین را ایں و تدر کافی بود
ہر کہ ایں ہمارا بد ان عاقل است
درجہ اور انہیں عما دار اسلام
یا رب آں ساعت کرجاں بر بیس
شربت شہید شہادت نوشیشم
خوں ندارم در دو عالمہ جز توکس

حَدَّيْدِ لِقَانِ حَكِيمٍ بِصَاحِبِ زَادَةِ ذُو الْاَحْتِزَامِ وَالْمُكَبِّرِ

اول آنکے جانب پدر خداۓ عز و جل را بناں وہ رچہ از پندو پھیت گئی نخست براں کارکن
سخن پاندازہ خواش گئی۔ قدر مردم براں حق ہے کس را بناں را ز خود را نگہدارہ بارہ دوست سختی
بیان نہیے۔ دوست را بسود و نہیاں استیان کن۔ از مردم ایله و ناداں بگریز۔ دوست نیک و
دان اگر میں۔ دیکار نہیں پر چد وجہ نہای۔ بر زناں اعتماد مکن۔ تدبیج پر بامردم مصلح دوانا
کن۔ سخن بمحبت گئی جوانی را غیبت داں۔ بہن کام جوانی کا پر دو جہانی راست کن۔ باران
و دستار را عزیز دار۔ باد دوست و شمن ابر و کشاڑہ دار۔ مادر و پدر را غنیمت داں۔ استاد
را بہتین پدر شمر۔ خرچ را پاندازہ دخل کن۔ در تھے کار میانہ رو باش۔ جو اندر کی پیشہ کن
خدمت مہماں بھی ادا کن۔ در خانہ کیکر دنائی چشم و زبان رانگاہ دار و جامہ و تن را پاک دار
یاجاعت پار باش فرزند را علم و ادب پیاموز، و اگر ممکن باشد تیرانداختن و سواری بیامون

دان، بیو مار ان اول احمد رحیماً

ہے میرزاں ابھی اپنے لئے سبکے زیادہ ففید دخل - آمدنی جو اندر دی - شرافت بو جسی - یعنی جس تدریض دردی ہے نگہدار یعنی نہیں موقع ملگا، ڈال نہیں موقعاً تکر
ماحاتمت - لعڑ کر دوں کا دوست من ترا نداختن - تاکہ سا ہمانہ نہ مذگ کی عادت پڑے ۔

Marfat.com

لہ راست۔ دا پہاچپ۔ بایاں شب۔ چونکہ رات کے وقت آواز در تک جاتی ہے تھنچ چونکہ جارول ہٹن آدمی ہوں گے پر خود۔ اپنے لئے نا آمر حجہ بھول سکتے ہوں کو دک بچ کس آں۔ یعنی دوسروں لوگ

مزاج۔ خاق سخنِ دراز
لبی بات خیر کسل۔ میں نہ
کی بھالی کو اپنا خوشاوندی
یعنی اپنوں سے تو بخوبی
خوبیں نہ بن انگشتاں۔
یعنی لوگوں پر انگشت تمامی نکر
لہ یعنی ناک اور بلغم صاف
کرنے کی آزادی پیدا ہوئی پہنچ
فائزہ۔ جائی کا ہی۔ انگریز
خجل۔ شرمندہ۔ سخنِ گفت

یعنی ایک بار میں بات
سمبھوٹنا رکھ لے
یعنی ہرگز۔ یعنی
ادلاع کے ہمارے
نہ جیودست جنبشان
با تھوڑے جلا پاس دار رنگاہ کو
لہ ہے بدآمد۔ یعنی لوگوں
کے ساتھ براہی کرنے میں تو
شرکیک نہ ہو کر سوو۔ یعنی مرد
کی براہی کرنے میں کیا فائدہ ہو
آزمودہ کس جس شخص کے بارے
میں ایک بار رخوب تحریر چھپا
ہے اس کو بھلانے سمجھو تھوڑا۔
امن لئے کو تو ایسی کھایکا
اہ کھا جائیکا کر دو سوں کی

لکھ دیوڑہ کو پوشی ابتدا از پائے راست کن دبدرا وردن از چپ گیر۔ باہر کس کا
باندازہ ادکن۔ بیٹت چوں سخن گوئی آہستہ دزم گوئی دبرو زچوں گوئی ہر سونگاہ بکن۔
کم خوردن خپتن خپتن عادت انداز۔ ہر چچ بخود نہ پسندی بدیگاں پسند۔ کار پا
دانش و تدبیر کن۔ نا آموختہ اسٹاڈی مکن۔ یازن و کوک راز گکو۔ بر جز کس آں دل منہ
از بناصلاب چشم دفامدار۔ بے اندیشہ در کار مشتو۔ ناکر دہ را کردہ مشتر کا را مرد لفڑا ہبیکن
بایزگ ترا خود مزاج مکن۔ با مردم بزرگ سخنِ دراز گکو۔ عوام انس را گتا خ ساز۔ ختمند
را فرمید کن۔ خیر کس آں بخیر خود میا میز۔ مال خود را بد دست و دشمن منماں۔ خوشاوندی از
خوشاں میز کس را کنیک باشد ب غیبت یاد مکن۔ بخود منگر۔ جماعتے کے ایتادہ باشد
تو نیز سو افقت ہمکن۔ انگشتاں بھہہ مگنا راں۔ در پیش مردم خلال دنداں مکن۔ آب دہن و
ینی بآوازِ بلند مینداز۔ در فائزہ دست بردہ بنه۔ بر وی مردم کا ہلی کش۔ انگشت
در ینی مکن۔ سخن ہرzel آیخنہ گکو۔ مردم را پیش مردم خجل مکن۔ سخن گفتہ دیگر بار مخواہ۔ از سخنے
کہ خنده آید خذکن۔ شناۓ خود داہل خود پیش کس گکو۔ خود را چوں زناں مباراہی۔ ہر جز
برادر فرزند میاش۔ زیاں رانگاہ دار۔ وقت سخن دست مجنبیاں۔ حرمت ہمکس
را پاس دار۔ بے بدآمد کس آں ہمداش میشو۔ مردہ را بے بدی یاد کن کہ سو دنار د۔ تا تو ای
جنگ و خھوست ساز۔ قوت آزمائے میاش۔ آزمودہ کس را بصلاح گکاں میز۔ ناں خود را
بر سفرہ دیگراں تھوڑ۔ در کار پر تعجیل مکن۔ برائے دنیا خود را در رنج میگن۔ ہر کہ خود را شناسد
اور ابشاں۔ در حالت غضب سخن فہمیدہ گوئی۔ یا سبیں آب ینی پاک مکن۔ بوقت برآمدن
آفتاب نسب پ۔ پیش مردم تھوڑ۔ از بزرگاں براہ پیش مرد۔ دہ میان سخن مردم میا۔ پیش مردم
سر زانو منہ۔ چپ و راست منگر ملکان نظر ببوئے زمیں بدار۔ اگر تو ای بر سو تر پر ہنہ سوار مشتو
پیش ہمہاں کے سخن مکن۔ ہمہاں را کار مفرملے۔ بادیوانہ دست سخن گوئے۔ باقلائشان
و او باشان بر سر محلہا غشیں۔ بہر سو دوزیاں آبردے خود مریز۔ فضول دست کبر میاش۔

کار بارے گہ بثاں۔ یعنی جو اپنی قدر کرتا ہو تو بھی اس کی قدر کر برآمدن آناب۔ سورج نکلتے وقت ما و پیش۔ آنکھے سر زانو منہ۔ بگھٹ پر بر زر کہ سوار
سواری خشم مکن۔ غصہ نکر جہاں۔ یعنی جہاں سے خدمت دے لے فلاش بغلس او باش۔ آدارہ بر سر محلہا۔ جمل کو جوں کے نکڑ پر سو د فامہ زیاں۔ یعنی جہاں

۹۲ حضورت مردم بخوبیش گیره۔ آنچہ فتنہ بود کار باش۔ بے کار دو انگشتی درم
۹۳ مباش۔ مراعات کن، چندان ک خوار نسازی۔ فرود تن باش، زندگانی کن بخدائے
 تعالیٰ بصدق اپنے بقہر، با خلق بانصافات، بہ بزرگان بخدمت، بمحروم بشفقت
 بدرویشاں بسخاوت، بد وستان و پاران نصیحت، بد شستان حکم، بجہا بلان
 بخاموشی، بعالماں بتواضع۔ با این طریق بسر بر بمال کے طمع مکن و چوں پیش آید
 منع کن، لیکن چوں پیش آید جمع کن۔ و گفت سہ ہزاراں کلمہ درصیحت نوشته ام
 سہ کلمہ ازان برگزیدہ ام، دو کلمہ ازان یاددار دیک را فرموش گردان۔ یعنی خدائے
 تعالیٰ و مرگ را یاددار و نیکی کر ده را فرموش کن۔ و نیز فرموده اند که خاموشی هفت
 خاصیت دارد، زینت است بے پیری، ہیبت بے سلطنت، عبادت بے محنت
 حصار بے دیوار، بے نیازی بے حذر، فراغ از کراما کا تبین، پوشیدن عیہا ک

بیعت

طبع ہیچ مضمون بے لبست نمی آید	خوشی معنی دار کہ در گفتہ نمی آید
-------------------------------	----------------------------------

فرد

یعنی ہارا خامشی بگنجینہ گوہ کرند	یاد دار م از صدف ایں نکتہ سر بستہ را
----------------------------------	--------------------------------------

نقل است کہ ازو پریدندان متنے بلوغ چیت، فرمود دو معنی دار دیکے آن کے از
مرد منی بیرون آید دوم آن کہ مردا زندگی بیرون آید۔ فقط

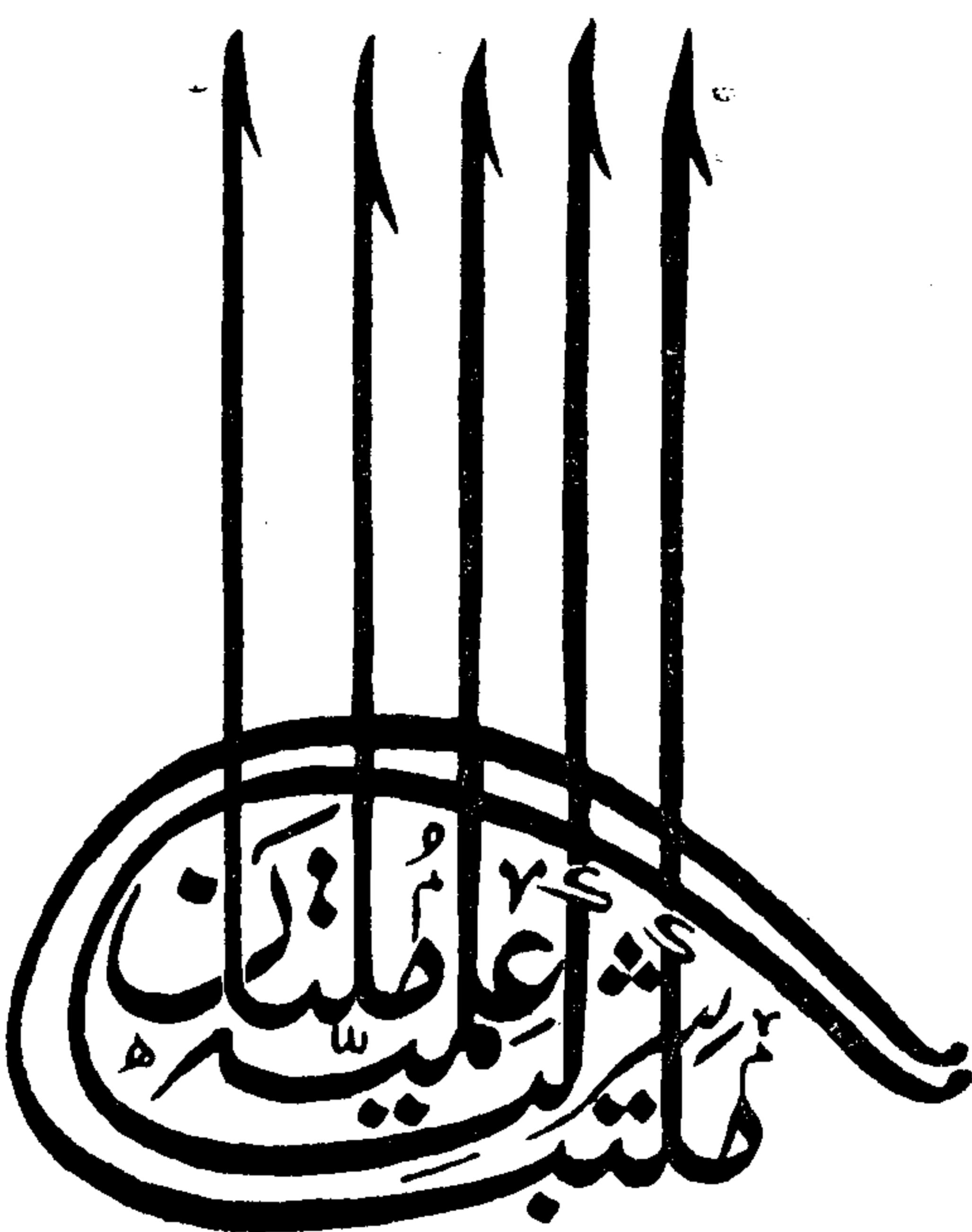
ہر قسم کی کس بین ملنے کا پتہ

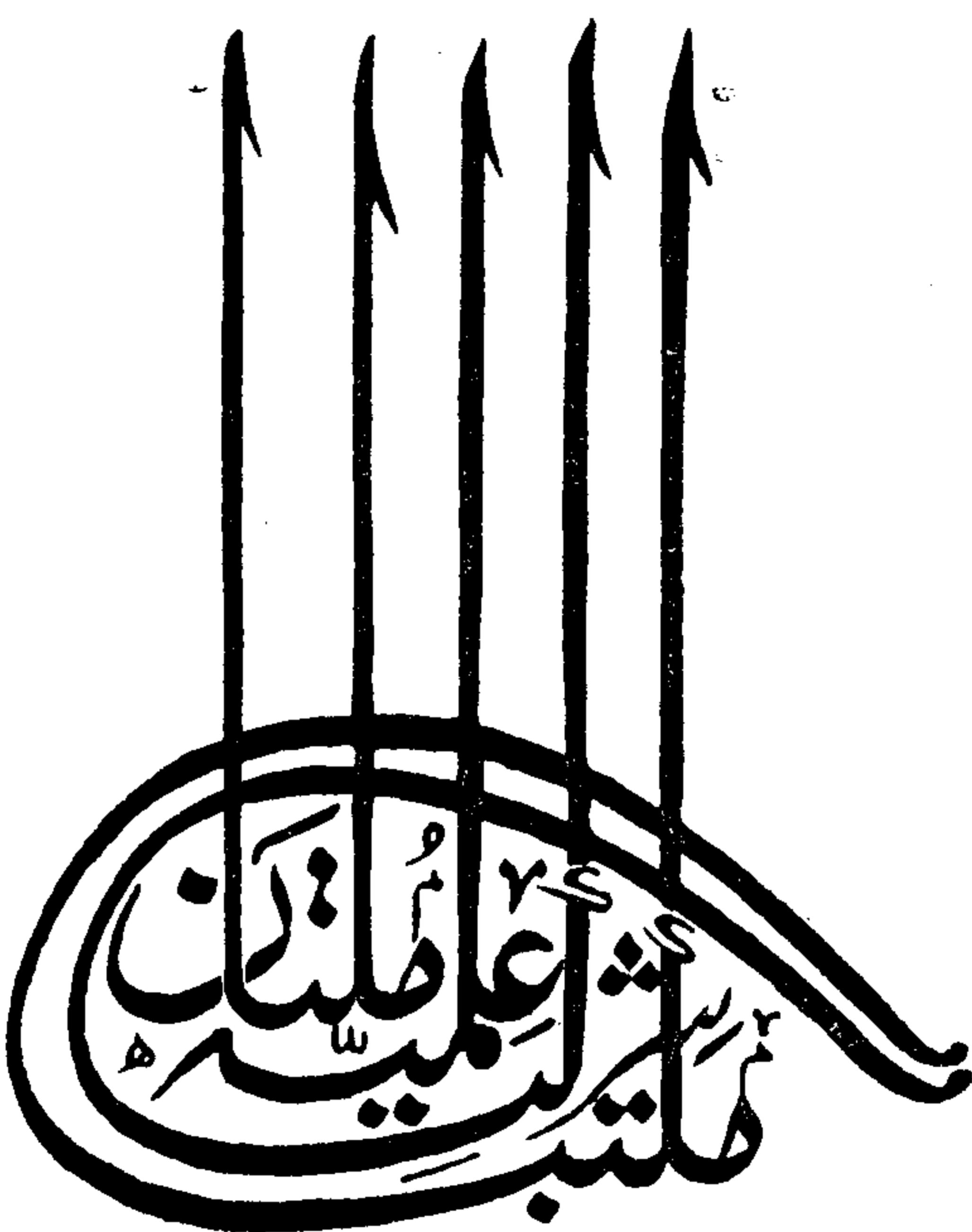
مکتبہ شرکت علمیہ بیرون بوسٹر گیٹ

۱۷ حضورت یعنی درون
ل بنا اپنے سر بر لے کا ترد
خیری م اعات یعنی درون
ل خاطر اپنے کو ذیل نکر
زندگانی کی یعنی معرفت
بر زندگی لذاری پاہیزے
سر بر بگذار پیش آید
خود کوی دے بیش آید
مزارت سے زیادہ ملکے
بادشاہ روان بھلا دے
نه پیر زیب
دست کی

۱۸ پیرا
رس شہزادہ رہنا
راما کاہین بنیکی
بدی الحسنے والے نشانے
ل جتن، خاموش رہنا
گنجینہ خزانہ صدق
سب یعنی صد ببند
ایسا ہر و قطہ گوہ کرنا، از
مردا زندگی یعنی افغان کے
خودی سکل جائے

Marfat.com





۹۷۵

د.ن
۲۶۵

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

شِرْفَانِی

مُسْتَحْفَلْ عَطَار

حاشیہ قاضی سجاد میں صاحب

ناشر

مکتبہ شرکت علیمیہ بیرون بوسٹون
مکتبہ شرکت علیمیہ ملتان